عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مُسلسل اِشاعت کے 58 سال

جون 2021ء | ذیقعدہ ۱۴۴۲ھ

شمارہ: ۶ جلد: ۲۵

حضور اکرم ﷺ کا لباس

مسنون اعمال

محاسبہ قادیانیت جلد ۱۳ کا دیباچہ

فتنہ قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والے افراد

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے؟

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۶ جلد: ۲۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر جی حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد   مطبع: تکمیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486, 0333-8827001

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ النور

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے؟	مولانا اللہ وسایا	03
حضرت مولانا عبدالرزاق لانگ کا وصال	مولانا اللہ وسایا	05

مقالات ومضامین

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 15)	الشیخ عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	07
حضور اکرم ﷺ کا لباس	محمد نعیم صدیقی	12
فضائل اہل بیتؓ (قسط نمبر 01)	میاں محمد رضوان نفیس	16
فضائل ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ وسیدہ زینبؓ......از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	20
مسنون اعمال	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	21
انا للہ وانا الیہ راجعون کے فضائل	مولانا عبدالصمد محراب پور	23
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	26

شخصیات

حضرت جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات (قسط نمبر 01)	مولانا محمد قاسم کراچی	28

رد قادیانیت

محاسبہ قادیانیت جلد۱۳ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	33

متفرقات

ریاض احمد گوہر شاہی کے کفریہ عقائد پر فتاویٰ جات	مولانا توصیف احمد	42
تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	44
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	47
فتنہ قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے والے افراد	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے؟

الحمدللہ وکفٰی وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء. اما بعد!

اہل وطن جانتے ہیں کہ سینٹ کے الیکشن کے بعد ہمارے ملک عزیز کے حالات میں مدّ وجزر کی کیفیت ہے۔ جناب یوسف رضا گیلانی کو سینٹ الیکشن میں کامیابی کیا نصیب ہوئی کہ وفاقی حکومت کو پاؤں تلے سے زمین کھسکتی نظر آئی۔ چنانچہ فوراً ہنگامی بنیادوں پر جناب وزیراعظم صاحب کو قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ لینا پڑا۔ ورنہ ڈر تھا کہ کہیں عدم اعتماد کی تحریک نہ آجائے۔ واقف کار حضرات کا کہنا ہے کہ وزیراعظم کو غلط فہمی ہوچلی تھی کہ شاید میں واقعی پاکستان کا وزیراعظم ہوں۔ مقتدر قوت نے گیلانی کو جتا کر انہیں حالات کے آئینہ کے سامنے کردیا۔ جس سے وزیراعظم کی گردن کا سریا نکل گیا تو پھر سینٹ چیئرمین کا الیکشن ہرا کر گیلانی صاحب کو بھی اپنی حیثیت یاد کرادی گئی۔

پی.ڈی.ایم میں فیصلہ یہ ہوا تھا کہ سینٹ کے چیئرمین کا گیلانی صاحب الیکشن لڑیں گے اور سینٹ میں حزب اختلاف کے قائد کی سیٹ نون لیگ کی ہوگی، وائس چیئرمین کے لئے حضرت مولانا عبدالغفور حیدری کو میدان میں اتارا گیا۔ لیکن پیپلز پارٹی نے سینٹ چیئرمین کا الیکشن ہارنے پر سینٹ کے قائد اختلاف کی سیٹ پر جناب گیلانی صاحب کو کھڑا کردیا۔ جس مقتدر قوت نے گیلانی صاحب کو چیئرمین کے الیکشن میں ہرایا تھا۔ قائد حزب اختلاف کے طور پر انہوں نے ان کو کامیاب کرادیا۔

اس سے نون لیگ اور پیپلز پارٹی میں وہ ٹھنی کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ ادھر ڈسکہ کے الیکشن میں نون لیگ نے پی.ٹی.آئی کو چاروں شانے چت کردیا۔ مقتدر قوت کی شطرنج بازی کے کامیاب راؤنڈ پر داد دیجئے کہ سب کو باری باری ڈبکیاں دے دے کر مارا بھی اور نہلا دھلا کر نئے تن وتوش کو کامیابی کا نیا جامہ اقتدار سے سرفراز کرکے مقابلہ کے لئے پیش بھی کردیا۔

نون لیگ ڈسکہ الیکشن کی کامیابی پر خوش تھی کہ پھولی نہ سماتی تھی، لیکن کراچی کے معرکہ میں پیپلز پارٹی کے سر پر سرخاب کے پر لگادیئے گئے۔ اب معاملہ دوبارہ گنتی تک معرض التواء میں ہے۔ ہوگا وہی جو

مقتدر طاقت پسند فرمائے گی۔اب دونوں امید لگائے اونٹ کے منہ سے لٹکی زبان کے حصول کے لئے مقتدر قوت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں لیکن یا مقدر یا نصیب۔دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

قائد حزب اختلاف کی سیٹ ہارنے پر نون لیگ نے پی.ڈی.ایم کی سٹیرنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیپلز پارٹی اور اے.این.پی کو اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کر دیئے۔تلخی نے چکھنے والوں کے ہی نہیں سننے اور دیکھنے والوں کے گلوں کو بھی کڑوا کر دیا۔

اس دوران میں مخدوم العلماء حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بخار کی زد میں آ گئے۔اس کے اتار چڑھاؤ نے انہیں کمزور کر دیا۔آپ آرام کے لئے ڈیرہ اسماعیل خان چلے گئے۔وہاں پر مولانا محمد خان شیرانی اور مولانا گل نصیب ملنے کے لئے آ گئے۔اس کو کہتے ہیں کہ نصیب،نصیب کی بات ہوتی ہے۔

حافظ حسین احمد صاحب اوپر کی طرف سے آخری سیڑھی سے ایسے پھسلے ہیں کہ نیچے کی آخری سیڑھی پر بڑی تیزی سے آ رہے ہیں۔اس کو کہتے ہیں نصیب ومقدر اپنا اپنا۔لگتا ہے کہ اپنے مقدر کے تمام کمالات وہ ایک ساتھ بڑی تیزی سے سمیٹنے کے لئے بھرپور جدوجہد کرنے میں سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔حضرت قبلہ حافظ صاحب اپنے حصہ کی خیر و برکت مکمل سمیٹے بغیر چین سے بیٹھنے کو روا نہیں سمجھتے۔ہم بھی انہیں زندہ رہو سلامت رہو سے آخری عشرہ سے کیوں فراموش کریں۔مراداں چنیں کنند،قوت حاکمہ تیری دور اندیشی کو سلام۔

حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم ومدظلہم کو حق تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔انہیں بخار سے صحت نصیب ہوئی تو اسلام آباد گئے۔تھکاوٹ نے رنگ دکھایا تو چند دن آرام کرنا پڑا۔اللہ رب العزت نے فضل فرمایا محبین کے چہروں پر رونق آئی کہ آپ نے اپنی سرگرمیاں جاری کر دیں۔رمضان المبارک شب پندرہ کو ختم قرآن مجید پر حضرت مولانا مدظلہم کے ہاں دوستوں نے جمع ہو کر رونق کو دوبالا کیا۔خدا کرے کہ کسی اللہ والے کی دعا کی خیرات ہم مسکینوں کو بھی نصیب ہو جائے۔

میاں نواز شریف صاحب کے جانے،جناب خاقان عباسی کے آنے پر ووٹر لسٹوں سے ختم نبوت کے حلف نامے کے حذف کرنے پر جناب مولانا خادم حسین رضوی اسلام آباد کے سنگم پر براجمان ہوئے۔ بھرپور بہادری اور جرأت مندانہ اقدام پر لفافوں سے شکریہ ادا کیا گیا۔

فرانس میں اہانت رسول کے واقعہ پر پوری مسلم امت اضطراب وکرب سے بے قرار نظر آئی۔اس وقت فرانس حکومت پوری مسلم برادری کے احتجاج پر دفاعی پوزیشن میں چلی گئی تھی۔چار پانچ اسلامی ملک مل کر اگر کوئی اقدام کرتے تو مناسب وموزون موقعہ تھا امت تو صرف احتجاج کر سکتی تھی۔لولی پاپ سے وہ

ٹھنڈے ہو گئے کفر دباؤ سے آزاد سرو قد ہو گیا۔ ہماری حکومت میں عقل نام کی کوئی چیز ہوتی کہ اب مناسب وقت گزرنے کے بعد فرانس کے سفیر کی بدری کا ٹی۔ایل۔پی سے وعدہ کرتے ہوئے وقت گزاری اور منافقت نہ کرتی۔ حضرت مولانا خادم حسین صاحب رضوی اس صدمہ سے دوچار ہو کر آخرت کو سدھار گئے۔ پسماندگان سے دوبارہ وعدہ کر کے حکومت نے ایفاء نہ کیا۔ ٹی۔ایل۔پی نے جرأت سے میدان میں قدم رکھا۔ لفافہ سرکار نے انہیں قوت پکڑتا دیکھ کر سکہ کا دوسرا رخ دکھا دیا۔

ادھر فرانس نے ریاست مدینہ کی مدعی حکومت کو اپنے باسیوں کو گولیوں کی بوچھاڑ کرتے دیکھ کر یورپی یونین سے تحفظ ناموس کے خاتمہ کی قرارداد اور حکومت پاکستان کو دباؤ میں لانے کا دام بچھایا۔ حکومت دوسری بار بھی ٹی۔ایل۔پی کے ساتھ کئے وعدہ سے مکر گئی بلکہ ٹی۔ایل۔پی کو بھی قصہ پارینہ بنا دیا۔ ملی یکجہتی کونسل نے اجلاس کیا۔ اس کے صدر گرامی قبلہ ڈاکٹر ابوالخیر ٹی۔ایل۔پی کی قیادت کو سمجھانے کے لئے مامور ہوئے۔ جب اس دھما چوکڑی میں گرد بیٹھی تو:

فسوف تری اذا کشف الغبار اتحت رجلک فرس ام حمار

کا منظر تھا۔ وقف بل منظور ہو کر اسلام آباد میں لاگو ہو گیا ہے۔ حکومت نے مدارس دینیہ کی تنظیمات سے وعدہ کیا تھا کہ بل میں آپ ترامیم دیں ہم وہ کریں گے۔ ترامیم دی جا چکی ہیں۔ حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ بے چینی کا دور دورہ ہے اور چینی کی تحقیقات کے لئے ملعون قادیانی آفیسر لگا دیا گیا ہے۔

اس حکومتی عقل مندی کی دوڑ میں کرونا بھی سرپٹ آگے بڑھا جا رہا ہے۔ عید سر پر ہے، کرونا در پر ہے۔ خدا کے گھر میں اعتکاف کی اوقاف نے پابندی لگا دی ہے۔

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے

حضرت مولانا عبدالرزاق لانگ کا وصال

ضلع لودھراں کی تحصیل کہروڑپکا کی نواحی آبادی چاہ مولوی والا دھنوٹ کے رہائشی حضرت مولانا عبدالرزاق لانگ ۳؍مئی ۲۰۲۱ء کو وکٹوریہ اسپتال بہاولپور میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا عبدالرزاق زمیندار برادری لانگ کے چشم و چراغ تھے، متوسط زمیندار دینی گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی۔ مشکوٰۃ شریف کا سال جامعہ قاسم العلوم ملتان میں پڑھے۔ دورہ حدیث شریف بھی یہاں سے کیا، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

کے آپ محبوب شاگرد تھے۔آپ انتہائی ذی استعداد، زیرک، معاملہ فہم شخصیت تھے۔فراغت کے بعد اپنے علاقہ کے مختلف مدارس میں پڑھاتے بھی رہے۔سینکڑوں علوم دینیہ کے طالب علموں نے آپ سے کسب فیض کیا۔آپ پوری برادری میں توقیر واحترام کا مقام رکھتے تھے۔اس وقت پوری برادری کے سب سے بڑے سربرآوردہ اور سرپنچ تھے۔آپ کا حکم برادری کے لئے فیصلہ کا درجہ رکھتا تھا۔آپ کی پوری اولاد دین سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی آپ کے صاحبزادہ ہیں جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما ہیں، مرکزی عہدیدار، لاہور کے مبلغ اور مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے نگران ہیں۔آپ کے بیٹے بیٹیاں، پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، بھانجے بھتیجے یعنی اولاد در اولاد کی ۱۰۰ سے زیادہ تعداد ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوب برگ وبار عطا کئے۔حکمت سے بھی شدھ بدھ تھا۔علاقے بھر میں تمام خیر کے کاموں کی سرپرستی فرماتے تھے۔اللہ کا فضل ہے کہ آپ کی تمام اولاد جوان سال شادی شدہ اور برسرروزگار ہے۔اپنے ڈیرے پر مسجد تعمیر کرائی، صبح وشام بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینا آخری وقت تک آپ کا معمول رہا۔۷۵، ۸۰ کے پیٹے میں ہوں گے۔وصال سے ایک دن پہلے افطاری کے قریب بلڈ پریشر نے شوٹ کیا۔پہلے لودھراں، پھر بہاول پور وکٹوریہ لائے گئے۔ڈاکٹروں نے اس بیماری کے دورہ میں دماغ کے متاثر ہونے کی تشخیص کی۔اگلا دن غشی کی حالت میں ہی آخرت کو سدھار گئے۔وفات سے اگلے روز صبح ساڑھے سات بجے آپ کے آبائی علاقہ میں آپ کے صاحبزادہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کیا گیا۔لاہور، چناب نگر، ملتان سے جماعتی رفقاء سمیت اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں جنازہ میں شرکت کی۔

آپ کے صاحبزادے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی آپ کے دوسرے صاحبزادے مولانا الیاس الرحمٰن ناظم تعلیمات جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر، آپ کے پوتے مولانا عتیق الرحمٰن مبلغ ختم نبوت ملتان دیگر تمام صاحبزادگان ودیگر جملہ اولاد سب تعزیت کے مستحق ہیں۔حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا راشد مدنی، مولانا اعجاز مصطفیٰ اور دیگر حضرات نے مرحوم کی وفات پر گہرے صدمہ اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا ہے۔فقیر راقم کو آپ کے ملتان قاسم العلوم میں ہم درس ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ان کی وفات کا صدمہ ہم سب کا ذاتی صدمہ ہے۔قارئین لولاک سے بھرپور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

اہمیۃ محبۃ النّبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر15: مصنفہ: الشیخ عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

سوچنے کی بات: دنیا میں اگر کوئی آدمی کسی پر ایک دو مرتبہ احسان کردے، یا اسے کوئی چیز عطیہ کر دے، یا اس سے کوئی نیکی کرلے، یا اسے کسی مہلک چیز سے بچالے، یا کسی تکلیف اور مشکل وقت میں اس کے کام آجائے تو ساری زندگی اس سے محبت رکھتا ہے۔ حالانکہ دنیا کی تکلیفیں اور مضرتیں عارضی ہیں، بہت جلد نا پید ہوجانے والی ہیں اور زیادہ سے زیادہ اس کی حیاتِ دنیویہ تک اس کے ساتھ رہیں گی، جبکہ نبی اعظم اور رسول مکرم ﷺ تو دائمی راحت و آرام اور انعام واکرام کا وسیلہ ہیں، اور جہنم کے دائمی عذاب سے نجات کا ذریعہ ہیں۔ آپ ﷺ سیرت وصورت کے اعتبار سے، محامد ومحاسن اور شمائل وخصائل کے اعتبار سے، غرض ہر لحاظ سے مراتب کمالیہ کو پہنچے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات محبت کی زیادہ حق دار اور اولیٰ و افضل ہے۔

اسی لئے حضرت علیؓ نے آپ کی توصیف وتعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''جو آدمی یکا یک آپ ﷺ کو دیکھتا تو مرعوب ہوجاتا، اور جو آدمی پہچان کر میل جول کرتا تو وہ آپ کو محبوب بنالیتا تھا۔''

دوسری بحث: آپ ﷺ کا امت سے محبت کرنا اور امت کے ایمان کی حرص کرنا

اس بحث میں چند امور کا بیان ہے:

امر اول: آنحضرت ﷺ کا اپنی امت سے محبت کرنا اور اس کے ایمان کی حرص کرنا: اس بات کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''**لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتّم ، حریص علیکم ، بالمؤمنین رؤف رّحیم**'' (توبہ:۱۲۸)۔ (بلاشبہ آیا ہے تمہارے پاس عظیم الشان رسول تم میں سے، بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچے، حریص ہے تمہاری بھلائی پر، ایمان والوں پر نہایت شفیق ومہربان ہیں)

دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا: ''**فبما رحمة من اللّٰه لنت لهم ، ولو کنت فظّا غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنهم واستغفرلهم و شاورهم فی الامر ، فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰه ، ان اللّٰه یحب المتوکلین**(ال عمران : ۱۵۹)'' (سو کچھ اللہ ہی کی رحمت ہے جو تو نرم دل مل گیا ان کو، اور اگر تو ہوتا تند خو، سخت دل، تو متفرق ہوجاتے تیرے پاس سے، سو تو

ان کو معاف کر، اور ان کے واسطے بخشش مانگ، اور ان سے مشورہ لے کام میں، پھر جب قصد کر چکا تو اس کام کا تو پھر بھروسہ کر اللہ پر، بلاشبہ اللہ کو محبت ہے توکل کرنے والوں سے)

''مسلم ونسائی'' کی روایت میں ہے:'' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ آیت تلاوت فرمائی:''رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فانه مني '' (میرے پروردگار!ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، یعنی ان کی وجہ سے بہت سے آدمی گمراہ ہوئے، پس جو لوگ میری پیروی کریں وہی میرے ہیں، پس ان کے لئے تو میں تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کو تو بخش ہی دے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی تلاوت فرمایا، جو قرآن پاک میں ہے:''ان تعذبهم فانهم عبادک '' (اے اللہ! اگر آپ میری امت کے ان لوگوں کو عذاب دیں، تو یہ آپ کے بندے ہیں، یعنی آپ کو عذاب وسزا کا پورا حق ہے) یہ دونوں آیتیں تلاوت فرما کر رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو یاد کیا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے میرے اللہ ! میری امت ، میری امت! اور آپ اس دعا میں روئے ، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو فرمایا، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ، اور اگرچہ تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے مگر پھر بھی، تم جا کر ہماری طرف سے پوچھو، کہ ان کے اس رونے کا کیا سبب ہے۔ پس جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے، اور آپ سے پوچھا، آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو وہ بتلا دیا جو اللہ سے عرض کیا تھا (یعنی یہ کہ اس وقت میرے رونے کا سبب امت کی فکر ہے، جبرئیل علیہ السلام نے جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا) تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا، کہ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ، اور ان کو ہماری طرف سے کہو، کہ تمہاری امت کے بارہ میں ہم تمہیں راضی اور خوش کر دیں گے، اور تمہیں رنجیدہ اور غمگین نہیں کریں گے۔

(۱)......آپ ﷺ کا اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا کرنا

''صحیح ابن حبان'' میں ہے:'' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے آنحضرت ﷺ کو خوش طبیعت وفراخ دل اور خندہ رو حالت میں دیکھا تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے! تو آپ ﷺ نے میرے لئے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! عائشہؓ کے اگلے پچھلے، خفیہ وعلانیہ گناہ بخش دے! حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کی اس دعا سے اتنا خوش ہوئیں کہ مارے خوشی کے ان کا سر ان کی اپنی گود میں ڈھلک گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی آپ میری دعا سے خوش ہو گئیں ہیں؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: جی ہاں! واقعی میں آپ کی دعا سے بہت خوش ہو گئی ہوں! مجھے اور کیا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری اپنی امت کے لئے ہر نماز میں یہی دعا ہوا کرتی ہے۔''

(۲)……آپ ﷺ کا اپنی امت کی طرف سے قربانی کرنا

''سنن ابن ماجہ اور مسند احمد'' کی روایت میں ہے۔''حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ قربانی کرنے کا ارادہ فرمایا تو دو بہت بڑے موٹے تازے سینگوں والے خصی مینڈھے خریدے، پھر ان میں سے ایک تو اپنی امت (بالخصوص امت کے مؤمنین مخلصین وموحدین) کی طرف سے ذبح فرمایا، اور دوسرا اپنی طرف سے اور آل محمد (ﷺ) کی طرف سے ذبح فرمایا۔''

(۳)……آپ ﷺ کا مؤمنین سے تعلق

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:''النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم و ازواجه امھاتھم''(الاحزاب:٦)۔(نبی ﷺ) سے زیادہ لگاؤ ہے ایمان والوں کو خود اپنی جانوں سے، اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں) اور''صحیح بخاری شریف''میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ہر مؤمن سے زیادہ لگاؤ اور تعلق ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اگر تم چاہو تو قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ لو!''النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم'' سو جو کوئی مؤمن، مال چھوڑ کر مرا تو اس کو اس کے قرابتدار ورثاء لے لیں۔ اور جو کوئی (مؤمن) قرض اور ضعیف وناتواں اہل و عیال چھوڑ گیا تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کی دیکھ بھال کروں گا۔''اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ:''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے (جو اس نے مانگی تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی) اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخفی رکھا ہوا ہے، اور میری شفاعت اس کو حاصل ہوگی جو (ایمان وتوحید کی میری دعوت کو قبول کر کے) اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔''

امر دوم: آپ ﷺ کی امت سے محبت کے مظاہر: (۱) مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ ﷺ کا شریک ہونا: سیرت ومغازی کے امام محمد بن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف) ہجرت کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوایوبؓ کے گھر میں نزول اجلال فرمایا تا وقتیکہ آپ ﷺ نے مسجد نبوی اور مکانات تعمیر کرالئے، اور مسلمانوں کو شوق دلانے کے لئے مسجد نبوی کی تعمیر کے کام میں بنفسِ نفیس شریک عمل رہے، چنانچہ آپ ﷺ کی اس مبارک ادا کو دیکھ کر مہاجرین وانصار بھی مسجد نبوی (ﷺ) کی تعمیر اور مٹی وگارا برابر اٹھاتے رہے کسی کہنے والے مسلمان نے کہا:

لئن قعدنا والنبی یعمل   لذاک منا العمل المضلل

(اگر ہم بیٹھ جائیں اور نبی (ﷺ) کام کرتے رہیں تو بنا بریں ہماری طرف سے یہ گمراہ کن حرکت ہوگی)
اور مہاجرین وانصار بھی گارا مٹی اور اینٹیں اٹھاتے ہوئے کہنے لگے:

اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ   ارحم الانصار والمھاجرۃ

(اے اللہ! زندگی درحقیقت تو آخرت کی ہے۔اے اللہ! انصار ومہاجرین پر رحم فرما)

(۲) خندق کھودنے میں آپ ﷺ کا شریک ہونا: خندق کھودتے وقت حضرات صحابہ کرامؓ کو ایک سخت چٹان کا سامنا کرنا پڑا، جہاں ہتھیار بھی کام کرنا چھوڑ گئے تو صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع کی (چونکہ آپ ﷺ بھی خندق کھودنے کے عمل میں بنفسِ نفیس شریک تھے) تو آپ ﷺ تشریف لائے اور کدال اپنے دست مبارک میں لی اور تین ضربوں میں اسے ریزہ ریزہ کردیا (جیسا کہ تفصیل سے یہ واقعہ پہلے مذکور ہو چکا ہے)

امر سوم: آنحضرت ﷺ کا اصحاب صُفّہ سے محبت کرنا: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) ابوطلحہ انصاریؓ (جو میرے سوتیلے باپ تھے) گھر میں آکر میری ماں، اُم سلیمؓ سے کہنے لگے کہ (آج) میں نے رسول کریم ﷺ کی آواز میں بڑی کمزوری محسوس کی جس سے مجھے محسوس ہوا کہ آپ بھوک سے ہیں، کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ اُم سلیمؓ نے جواب دیا کہ ہاں کچھ ہے، اور پھر انہوں نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں، اور پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس کے ایک حصہ میں تو روٹیوں کو لپیٹا اور ایک حصے سے میرے سر کو لپیٹ دیا اور پھر اوڑھنی میں لپٹی ہوئی روٹیوں کو میرے ہاتھ کے نیچے چھپایا اور مجھے رسول کریم ﷺ کے پاس بھیجا، میں وہ روٹیاں لے کر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے اور بہت سارے لوگ (جن کی تعداد اسی تھی) آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، میں نے سب کو سلام کیا رسول کریم ﷺ نے (سلام کا جواب دینے کے بعد) مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! رسول کریم ﷺ نے میرا جواب (سن کر) ان لوگوں سے جو آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ اٹھو (ابوطلحہؓ کے گھر چلو) اس کے بعد آنحضرت ﷺ اور وہ تمام لوگ (ابوطلحہؓ کے گھر کی طرف) روانہ ہوئے اور میں بھی آپ ﷺ کے آگے چل پڑا (جیسا کہ خادم اور میزبان آگے آگے چلتے ہیں، یا اس خیال سے آگے چلا کہ پہلے پہنچ کر ابوطلحہؓ کو آنحضرت ﷺ کے تشریف لانے کی اطلاع کردوں) چنانچہ ابوطلحہؓ کے پاس پہنچ کر ان کو (آپ ﷺ کی تشریف آوری کی) خبر دی، ابوطلحہؓ نے (آنحضرت ﷺ کے ساتھ اتنے سارے آدمیوں کے آنے کی خبر سنی تو) بولے کہ اُم سلیمؓ! رسول کریم ﷺ تشریف لا رہے ہیں، اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرامؓ

بھی ہیں جب کہ ہمارے پاس (ان چند روٹیوں کے علاوہ کہ جو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجی تھیں) اتنے سارے آدمیوں کو کھلانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے، اُم سلیمؓ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ پھر ابوطلحہؓ (آنحضرت ﷺ کے استقبال کے لئے) گھر سے باہر نکلے اور (راستہ میں پہنچ کر) رسول کریم ﷺ سے ملاقات کی، اس کے بعد رسول کریم ﷺ ابوطلحہؓ کے گھر تشریف لائے اور (گھر میں پہنچ کر) فرمایا کہ: اُم سلیمؓ: (از قسم روٹی) جو کچھ تمہارے پاس ہے، لاؤ! اُم سلیمؓ نے وہ روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لاکر (آنحضرت ﷺ کے سامنے) رکھ دیں، آنحضرت ﷺ نے (ابوطلحہؓ کو یا کسی اور کو حکم دیا کہ وہ روٹیوں کو توڑ توڑ کر چورا کر دیں، چنانچہ ان روٹیوں کو چورا کیا گیا اور اُم سلیمؓ نے (گھی کی) کپی کو نچوڑ کر گھی نکالا اور اس کو سالن کے طور پر رکھا، اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے اس روٹی سالن کے بارے میں وہ فرمایا جو اللہ نے کہلانا چاہا۔ پھر آپ ﷺ نے (مجھے یا ابوطلحہؓ کو یا اور کسی دوسرے کو) حکم دیا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ، چنانچہ دس آدمیوں کو بلایا گیا اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا، پھر جب وہ دس آدمی اٹھ کر چلے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اسی طرح) دس آدمیوں کو بلاکر کھلاتے رہو (اور دس دس آدمیوں کو بلاکر کھلایا جاتا رہا) یہاں تک کہ تمام لوگوں نے (اس تھوڑے سے کھانے میں خوب سیر ہو کر کھایا)

گوجرانوالہ میں قادیانی عبادت خانے کے مینار مسمار

گوجرانوالہ کے قریب پولیس نے قادیانی عبادت گاہ کے مینار مسمار کر دیئے ہیں۔ کارروائی میں تحصیل مونسپل ایڈمنسٹریشن نوشہرہ ورکاں کے اہلکاروں نے بھی حصہ لیا۔ گوجرانوالہ پولیس کے ترجمان کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی علاقے میں کشیدگی ختم کرنے کے لئے کی گئی۔ واضح رہے کہ قانون میں قادیانی راحمدی کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہیں یا اذان دیں تو ایسے شخص کو تین برس قید کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ۲۵ رجنوری ۲۰۲۱ء کو نوشہرہ ورکاں کے قریبی گاؤں گرمولا ورکاں کے شہری سجاد احمد ورک نے ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو درخواست دی، جس میں کہا گیا کہ ان کے علاقے میں قادیانیوں نے اسکول کھول رکھا ہے جہاں وہ سرعام قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں، جبکہ ایک عبادت گاہ بھی موجود ہے، جو قوانین کے برخلاف مسلمانوں کی عبادت گاہ کے طور پر ظاہر کی گئی ہے۔ ڈی۔ایس۔پی نوشہرہ ورکاں خالد اسلم کے مطابق فریقین کا موقف سنا گیا۔ اسکول کو رجسٹریشن نہ ہونے پر بند کیا، جب کہ ساتھ عبادت خانے کے مینار توڑ دیئے اور عبادت گاہ کے سامنے لکھے کلمے کو بھی محفوظ کر دیا۔

(روزنامہ امت کراچی ۲۰ رمارچ ۲۰۲۱ء)

حضور اکرم ﷺ کا لباس

محمد نعیم صدیقی

آدمی کی شخصیت کا واضح اظہار اس کے لباس سے بھی ہوتا ہے۔ اس کی وضع قطع، قصر وطول، رنگت، معیار، صفائی اور ایسے ہی مختلف پہلو بتا دیتے ہیں کہ کسی لباس میں ملبوس شخص کس ذہن و کردار سے آراستہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے لباس کے بارے میں حضور ﷺ کے رفقاء نے جو معلومات دی ہیں وہ بڑی حد تک حضور ﷺ کے ذوق کو نمایاں کر دیتی ہیں۔ حضور ﷺ نے لباس کے معاملے میں درحقیقت اس آیت کی عملی شرح پیش فرمائی ہے: ''یٰبنی آدم قد انزلنا علیکم لباساً یواری سواٰتکم وریشا ولباس التقویٰ ذٰلک خیر (الاعراف: ۲۶)'' ﴿اے اولاد آدم! ہم نے تمہارے ستر ڈھانکنے والا اور تمہیں زینت دینے والا لباس تمہارے لئے مقرر کیا ہے اور لباس تقویٰ بہترین لباس ہے۔﴾

دوسرا پہلو لباس کا ''سرابیل تقیکم الحرّ وسرابیل تقیکم باسکم (النمل: ۸۱)'' ﴿تمہیں گرمی سے بچانے اور جنگ میں محفوظ رکھنے کے لئے قمیص اور زرہیں فراہم کیں۔﴾ کے الفاظ میں بیان ہوا۔

سو حضور ﷺ کا لباس ساتر تھا، زینت بخش تھا اور بہ ایں ہمہ لباس تقویٰ تھا۔ اس میں ضرورت کا بھی لحاظ تھا۔ وہ چند کڑے اخلاقی اصولوں کی پابندی کا مظہر بھی تھا اور ذوق سلیم کا ترجمان بھی۔ حضور ﷺ کو کبر، ریا اور ٹھاٹھ باٹھ سے رہنا پسند نہ تھا۔ فرمایا: ''انما انا عبد البس کما یلبس العبد (مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۳۲۸)'' (میں تو بس خدا کا ایک بندہ ہوں اور بندوں کی طرح لباس پہنتا ہوں) ریشم، دیبا اور حریر کو مردوں کے لئے آپ ﷺ نے حرام قرار دیا۔ ایک بار تحفہ میں آئی ہوئی ریشمی قبا پہنی اور فوراً اضطراب کے ساتھ اتار پھینکی (مشکوٰۃ) تہ بند، قمیص اور عمامہ کی لمبائی چوں کہ علامت کبر تھی اور یہ طریق لباس متکبرین میں رائج تھا، اس لئے سخت تنفر تھا۔ (بہت سی روایات مثلاً سالمؒ کی روایت اپنے والد سے مندرجہ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، لباس شہرت پر وعید از ابن عمرؓ مندرجہ ترمذی، احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) دوسری قوموں خصوصاً مذہبی طبقوں کے مخصوص فیشنوں کی تقلید اور نقالی کو بھی حضور ﷺ نے ممنوع ٹھہرایا۔ (مثلاً روایت ابن عمرؓ مندرجہ احمد و ابوداؤد) تاکہ امت میں اپنی خودی اور عزت نفس برقرار رہے۔ نیز فیشن اور لباس کی تقلید نظریات و کردار کی تقلید پیدا کرنے کا سبب نہ بن سکے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے اسلامی تمدن کے تحت فیشن، آداب اور ثقافت کا ایک نیا ذوق پیدا کر دیا۔ لباس میں موسمی تحفظ، ستر، سادگی، لطافت و نفاست اور وقار کا

حضور ﷺ کو خاص لحاظ تھا۔ اگر ہم حضور ﷺ کے لباس کو وقت کے تمدنی دور اور عرب کی موسمی اور جغرافیائی اور تمدنی ضروریات و مروجات کے نقشے میں رکھ کر دیکھیں تو وہ بڑے معیاری ذوق کا آئینہ دار ہے۔ آیئے حضور ﷺ کے لباس پر ایک نگاہ ڈالیں۔ (تفاصیل کے لئے حوالے نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ ماخذ کے طور پر زیادہ تر شمائل ترمذی، زادالمعاد اور مواہب لدنیہ سامنے ہیں)

کرتا (قمیص) بہت پسند تھا۔ کرتے کی آستین نہ تنگ رکھتے تھے، نہ زیادہ کھلی، درمیانی ساخت پسند تھی۔ آستین کلائی اور ہاتھ کے جوڑ تک پہنچتی۔ سفر (خصوصاً جہاد) کے لئے جو کرتا پہنتے اس کے دامن اور آستین کا طول ذرا کم ہوتا۔ قمیص کا گریبان سینے پر ہوتا جسے کبھی کبھار (موسمی تقاضے سے) کھلا بھی رکھتے اور اسی حالت میں نماز پڑھتے۔ کرتا پہنتے ہوئے سیدھا ہاتھ ڈالتے پھر الٹا۔ صحابہ کو اسی کی تعلیم دیتے۔ داہنے ہاتھ کی فوقیت اور اچھے کاموں کے لئے داہنے ہاتھ کا استعمال حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی اسلامی ثقافت کا ایک اہم عنصر ہے۔

عمر بھر تہ بند (لنگی) استعمال فرمایا جسے ناف سے ذرا نیچے باندھتے اور نصف ساق تک (ٹخنوں سے ذرا اونچا) سامنے کا حصہ قدرے زیادہ جھکا رہتا۔

پاجامہ (شلوار کو) دیکھا تو پسند کیا۔ آپ ﷺ کے صحابیؓ پہنتے تھے۔ ایک بار خود خرید فرمایا (اختلاف ہے کہ پہنا یا نہیں) اور وہ آپ ﷺ کے ترکے میں موجود تھا۔ اس کی خریداری کا قصہ دلچسپ ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کو ساتھ لئے ہوئے حضور ﷺ بازار گئے اور بزازوں کے ہاں تشریف لے گئے۔ چار درہم پر پاجامہ خریدا۔ بازار میں اجناس کو تولنے کے لئے ایک خاص وزّان مقرر تھا۔ وزن کرانے گئے اور اس سے کہا اسے جھکتا ہوا تولو ''اتزن وارجح'' وزّان کہنے لگا کہ یہ الفاظ میں نے کسی اور سے نہیں سنے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے توجہ دلائی ''الا تعرف نبیک؟'' (تم اپنے نبی پاک ﷺ کو پہچانتے نہیں؟) وہ ہاتھ چومنے کو آگے بڑھا تو آپ نے روکا کہ یہ عجمیوں کا (یعنی غیر اسلامی) طریق ہے۔ بہرحال وزن کرایا اور پاجامہ خرید کر لے چلے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بڑے تعجب سے پوچھا، آپ اسے پہنیں گے؟ تعجب غالباً اس بنا پر ہوا ہوگا کہ ایک تو دیرینہ معمول میں ایسی نمایاں تبدیلی عجیب لگی۔ دوسرے پاجامہ اہل فارس کا لباس تھا اور تشبہ سے حضور ﷺ کا اجتناب (حال آں کہ دوسرے تمدنوں کے اچھے اجزا کو حضور ﷺ قبول فرماتے تھے) آپ ﷺ نے جواب دیا: ''ہاں پہنوں گا سفر میں بھی، حضر میں بھی، دن کو بھی، رات کو بھی، کیوں کہ مجھے حفظ ستر کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے زیادہ ستر پوش لباس اور کوئی نہیں۔'' (مواہب لدنیہ ج۱ ص۳۳۶،۷)

سر پر عمامہ باندھنا پسند خاص تھا۔ نہ بہت بھاری ہوتا نہ چھوٹا۔ ایک روایت کے لحاظ سے ۷ گز

لمبائی ہوتی تھی۔ عمامہ کا شملہ بالشت بھر ضرور چھوڑتے، جو پیچھے کی جانب دونوں شانوں کے درمیان اڑس لیتے۔ تمازت (گرمی کی شدت) سے بچنے کے لئے شملہ کو پھیلا کر سر پر ڈال لیتے۔ اسی طرح موسمی حالات تقاضا کرتے تو آخر بل ٹھوڑی کے نیچے سے لے کر گردن کے گرد بھی لپیٹ لیتے تھے۔ کبھی عمامہ نہ ہوتا تو کپڑے کی ایک دھجی (رومال) پٹی کی طرح سر پر باندھ لیتے۔ (ایک رائے یہ ہے کہ ایسا بیماری (خصوصاً درد سر) کی حالت میں ہوا) بر بنائے نظافت عمامہ کو تیل کی چکنائی سے بچانے کے لئے ایک خاص کپڑا (عربی نام قناع) بالوں پر استعمال کرتے جیسے کہ آج کل بھی بعض لوگ ٹوپیوں کے اندر کاغذ یا سلولائیڈ کا ٹکڑا رکھ لیتے ہیں۔ یہ دھجی چکنی تو ہو جاتی، مگر نظافت کا یہ حال تھا کہ (روایات میں تصریح ہے) اسے کبھی میلا اور گندہ نہیں دیکھا گیا۔ سفید کے علاوہ زرد (غالباً مٹیالا، خاکستری مائل یا شتری) رنگ کا عمامہ بھی باندھا ہے اور فتح مکہ کے موقع پر سیاہ بھی استعمال فرمایا۔ عمامہ کے نیچے کپڑے کی ٹوپی بھی استعمال میں رہی اور اسے پسند فرمایا۔ نیز روایات کے بہ موجب عمامہ کے ساتھ ٹوپی کا یہ استعمال گویا اسلامی ثقافت کا ایک مخصوص طرز تھا اور آپ ﷺ نے مشرکین کے مقابلے پر امتیازی فیشن قرار دیا۔

عمامے کے علاوہ کبھی خالی سفید ٹوپی بھی اوڑھتے، گھر میں اوڑھنے کی ٹوپی سر سے چپکی ہوئی ہوتی، سفر پر نکلتے تو اٹھی ہوئی باڑ دار ٹوپی استعمال فرماتے۔ سوزنی نما سلے ہوئے کپڑے کی دبیز ٹوپی بھی پہنی ہے۔

اوڑھنے کی چادر ۴ گز لمبی ۲/۱، ۲ گز چوڑی ہوتی تھی۔ کبھی لپیٹتے کبھی ایک پلو سیدھے بغل سے نکال کر الٹے کندھے پر ڈال لیتے۔ یہی چادر کبھی کبھار بیٹھے ہوئے ٹانگوں کے گرد لپیٹ لیتے اور بعض مواقع پر اسے تہہ کر کے تکیہ بھی بنا لیتے۔ معزز ملاقاتیوں کی تواضع کے لئے چادر اتار کر بچھا بھی دیتے۔ یمن کی چادر جسے حبرہ کہا جاتا تھا، بہت پسند تھی۔ اس میں سرخ یا سبز دھاریاں ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے لئے سیاہ چادر (غالباً بالوں کی) بھی بنوائی گئی۔ اسے اوڑھا تو پسینے کی وجہ سے بو دینے لگی۔ چنانچہ نظافت کی وجہ سے اسے پھر نہیں اوڑھا۔

نیا کپڑا خدا کی حمد اور شکر کے ساتھ بالعموم جمعہ کے روز پہنتے۔ فاضل جوڑا بنوا کر نہیں رکھتے تھے۔ کپڑوں میں پیوند لگاتے تھے۔ ان کی مرمت کرتے۔ احتیاطاً گھر میں دیکھ لیتے کہ مجمع میں بیٹھنے کی وجہ سے (مجالس اور نمازوں میں میلے کچیلے لوگ بھی آتے تھے اور صفائی کا عام معیار بھی آپ ﷺ نے مسلسل تربیت کر کر کے برسوں میں بلند کیا) کوئی جوں وغیرہ نہ آگھسی ہو۔

جہاں ایک فقر و سادگی کی وہ شان تھی وہاں دوسری طرف آپ ﷺ کو رہبانیت کا سد باب بھی کرنا تھا اور اس اصول کا مظاہرہ بھی مطلوب تھا کہ: ''اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی عطا کردہ نعمت (رزق

کا اثر اس کے بندے سے عیاں ہو۔‘‘(عن عمر ابن شعیب عن ابیہ (ترمذی)عن ابی الاحوص عن ابیہ، نسائی)سو حضورﷺ نے کبھی کبھار اچھا لباس بھی زیب بدن فرمایا۔آپﷺ کا مسلک اعتدال تھا اور انتہا پسندی سے امت کو بچانا مطلوب چنانچہ تنگ آستین کا رومی جبہ بھی پہنا(بخاری ومسلم)سرخ دھاری کا اچھا جوڑا بھی زیب بدن کیا۔طیلسانی قسم کا کسروانی جبّہ بھی کبھی کبھی پہنا(مواہب لدنیہ)(روایت اسماء بن ابی بکر مسلم)جس کے گریبان کے ساتھ ریشمی گوٹ لگی تھی۔ایک بار ۲۷ اونٹیوں کے بدلے میں ایک قیمتی جوڑا خرید فرمایا اور پہنا اور اس کے ساتھ نماز بھی پڑھی۔یہ تفسیر تھی اس قول قرآنی کہ’’پوچھو کون ہے اللہ کی عطا کردہ زینت کو حرام کرنے والا۔‘‘بس یہ ہے کہ معمول عام سادگی تھا۔

کپڑوں کے لئے سب سے بڑھ کر سفید رنگ مرغوب خاطر تھا۔فرمایا:’’حق یہ ہے کہ تمہارے لئے مسجدوں میں بھی اللہ کے سامنے جانے کا بہترین لباس ہے۔‘‘ (ابوداؤد،ابن ماجہ)

فرمایا:’’سفید کپڑے پہنا کرو اور سفید ہی کپڑے سے اپنے مردوں کو کفن دو، کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں۔‘‘ (عن سمرہ:احمد،ترمذی،نسائی،ابن ماجہ)

سفید کے بعد سبز رنگ بھی پسندیدہ تھا۔لیکن بالعموم اس شکل میں کہ ہلکی سبز دھاریاں ہوں۔اسی طرح خالص شوخ سرخ رنگ بہت ہی ناپسند تھا۔(لباس کے علاوہ بھی اس کے استعمال کو بعض صورتوں میں ممنوع فرمایا)لیکن ہلکے سرخ کی دھاریوں والے کپڑے آپﷺ نے پہنے، ہلکا زرد(مٹیالہ یا شتری)رنگ بھی لباس میں دیکھا گیا۔ .... (سیارہ ڈائجسٹ کا رسول نمبر ص ۲۵۸ تا ۲۶۱)!!!

صوفی عبدالمجیدؒ ۸۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے

آپ کی پیدائش آبائی علاقہ ریاست پٹیالہ میں ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔تقسیم کے بعد ہجرت کر کے ضلع مظفر گڑھ شہر سلطان میں آئے پرائمری تک کی تعلیم وہیں حاصل کی اس کے بعد شاہ پور صدر اور اس کے بعد ماناں نوالہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ختم نبوت کی تحریکوں سمیت دیگر دینی تحریکوں میں بھی بھرپور کردار ادا کیا اور قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ابتداءً اصلاحی تعلق حضرت مولانا عبدالہادی دین پوریؒ سے تھا اور بعد میں حضرت سید نفیس الحسینی شاہؒ سے قائم کیا۔عرصہ ۴۰ سال سے منڈی بہاؤالدین میں اپنے بیٹے مولانا خالد معاویہ جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کے ہاں رہائش پذیر ہوئے۔مختصر علالت کے بعد ۶ مارچ ہفتہ ۲۰۲۱ء کو دار فانی سے رخصت ہوئے۔سینکڑوں کی تعداد میں علماء اور عوام الناس نے جنازہ میں شرکت کی۔

فضائل اہل بیتؓ

قسط نمبر:1

میاں محمد رضوان نفیس

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ، اما بعد!

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ”ایک روز صبح کے وقت حضور نبی کریمﷺ تشریف لائے اس شان سے کہ آپﷺ ایک اُونی منقش کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔اتنے میں حسن بن علیؓ آ گئے، آپﷺ نے ان کو اپنے کمبل میں داخل کرلیا، پھر حسینؓ بھی آ گئے تو آپﷺ نے ان کو بھی اپنے کمبل میں داخل کرلیا، پھر حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں تو آپﷺ نے ان کو بھی اپنے کمبل میں داخل کرلیا،ان کے بعد حضرت علیؓ تشریف لے آئے آپ نے ان کو بھی اسی کمبل میں لے لیااس کے بعد آپﷺ نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

”انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا.

الاحزاب:۳۳“ ﴿اے نبی کے اہل بیتؓ!(گھر والو) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دُور رکھے،اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو۔﴾ (آسان ترجمہ قرآن)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اپنی تفسیر بیان القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:”غرض کہ لفظ اہل بیت کے دو مفہوم ہیں:ایک اَزواج، دوسرا عترت:خصوصیتِ قرائن سے کسی مقام پر ایک مفہوم مراد ہوتا ہے،کہیں دوسرا اور کہیں عام بھی ہوسکتا ہے۔“ (تفسیر بیان القرآن،ص:۴۸،جلد:۹)

اہل سنت والجماعت شروع سے ہی اس عقیدہ کے حامل ہیں کہ حضور نبی کریمﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ اور حضرات اربعہ (حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ وحسینؓ) دونوں ہی اہل بیتؓ میں شامل ہیں۔ جب کہ بعض لوگ اس کے برخلاف صرف ازواج مطہراتؓ کو اہل بیت میں شامل کرتے ہیں اور دیگر حضرات کو خارج کرتے ہیں۔

یہ لوگ اپنے نقطۂ نظر کی تائید کے لئے قرآن مجید کی صرف ایک آیت پیش کرتے ہیں جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کو اہل بیت فرمایا۔

ایسے لوگوں کے بارے میں یہ بات تو نہیں کہی جاسکتی کہ وہ قرآن کریم کی ان آیات سے بے خبر ہوں گے جن میں بیٹے، بیٹیوں اور بھائی کو اہل بیت کہا گیا ہے۔

سورۃ ہود میں حضرت نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کے لئے کہتے ہیں: ’’رب ان ابنی من اھلی. آیۃ: ۴۵‘‘ ﴿اے میرے پروردگار! میرا بیٹا میرے گھر ہی کا ایک فرد ہے۔﴾

سورۃ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں: ’’واجعل لی وزیرا من اھلی ھرون اخی. آیۃ: ۲۹، ۳۰‘‘ ﴿اور میرے لئے میرے خاندان ہی کے ایک فرد کو مددگار مقرر کردیجئے، یعنی ہارون کو جو میرے بھائی ہیں۔﴾ اور اسی سورت میں چند آیات قبل بیوی کو بھی ’’اھل‘‘ کہا ہے؟ ’’فقال لأھلہ امکثوا: آیۃ: ۱۰‘‘ ﴿اُنہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہیں ٹھرو۔﴾

حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کو ایک سے زائد سورتوں میں ان کے ’’اھل‘‘ میں شمار کیا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے: ’’انا منجوک و اھلک الا امرأتک: العنکبوت: ۳۳‘‘ ﴿ہم آپ کو اور آپ کے متعلقین کو بچالیں گے، سوائے آپ کی بیوی کے۔﴾

اب سب یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط پر آنے والے عذاب سے ان کی دو بیٹیوں اور چند اہل ایمان کو بچایا تھا، تو یہاں ’’اہل‘‘ بیٹیوں کے لئے آیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں ان کے جو ’’اہل‘‘ کشتی نوح میں اللہ کے حکم سے سوار کئے گئے تھے وہ ان کے تین بیٹے اور ان کی بیویاں تھیں۔ ان کی اپنی بیوی کافر تھی اس لئے اس کو کشتی میں سوار ہونے کی اجازت نہ تھی۔

سورۃ التحریم میں حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کو کافر کہا گیا ہے: ’’وضرب اللّٰہ مثلاً للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط، کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتٰھما. التحریم، آیۃ: ۱۰‘‘ ﴿اللہ اُن کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ دو ہمارے دو ایسے بندوں کے نکاح میں تھیں جو بہت نیک تھے۔ پھر اُنہوں نے اُن کے ساتھ بے وفائی کی۔﴾

ان آیات قرانی کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ قرآن میں ’’اہل‘‘ کا لفظ بیوی، بیٹی، بیٹے اور بھائی سب کے لئے آیا ہے۔ اہل سنت والجماعت کا اعتدال پسندانہ نقطۂ نظر یہ ہے کہ اہل بیتؓ میں ازواج مطہراتؓ اور حضور نبی کریم ﷺ کے اہل خاندان دونوں شامل ہیں۔ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اس طرح نہ تو شیعہ کی بات درست ہے کہ آیت تطہیر میں اہل بیت سے مراد صرف حضور ﷺ اور فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ و حسینؓ اور ان کے ائمہ مراد ہیں اور نہ خارجیوں کے فرقے ناصبیوں کی بات درست ہے کہ آیت میں وارد لفظ ’’اھل بیت‘‘ سے مراد صرف آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ ہیں۔ یہ کہنا نہ صرف مستند صحیح احادیث کے خلاف ہے بلکہ قرآن کے بھی خلاف ہے۔

ان قرآنی آیات کے علاوہ جن میں لفظ ’’اھل‘‘ بیوی، بیٹیوں، بیٹے، بھائی کے لئے صراحتاً آیا

ہے اگر کوئی صاحب یہ اعتراض کریں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور فرشتوں کے قصے (سورۃ ہود، آیت: ۷۳) میں ''اھل'' نہیں، بلکہ (اھل بیت) ہے جس کے معنی صرف بیوی کے ہیں تو جواب یہ ہے کہ یہ کج فہمی ہے، کیونکہ آیت میں: ''رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ علیکم اھل البیت'' تو کیا اللہ کی یہ رحم و برکات صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ تھیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے نہیں؟، یقیناً اس رحمت و برکت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی شامل ہیں اور فرشتے انہی کے پاس آئے تھے اور پھر اس جملہ قرآنی میں ضمیر بھی جمع مذکر ''علیکم'' ہے، جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ علیہا السلام دونوں آتے ہیں۔

سورۃ ہود کی آیت میں لفظ ''اھل بیت'' کی اس تفسیر میں اگر کسی کو کوئی تأمل ہو تو وہ مصر کی مجمع اللغۃ العربیہ (عربی اکیڈمی) کی انتہائی مستند قرآنی لغت ''معجم الفاظ القرآن الکریم'' (ج۱،ص:۱۳۸) میں ''البیت'' کے تحت ''اھل البیت'' کا معنی دیکھ لیں وہاں ان کو یہ نظر آئے گا کہ:

''اھل بیت الرجل: اُسرتہ، واُطلق فی القرآن اھل البیت علی اسرۃ ابراھیم و تعورف فی الاستعمال: اھل البیت لآل المصطفیٰ ﷺ'' ﴿آدمی کے اہل بیت کا معنی ہے: اس کا خاندان، اور قرآن میں اہل بیت کا لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کے لئے استعمال ہوا ہے اور عام متعارف مفہوم میں اہل بیت کا معنی ہے: خاندان مصطفیٰ ﷺ!﴾

امام فخر الدین الرازی نے اپنی تفسیر کبیر میں آیت تطہیر کی تفسیر میں بڑی عمدہ و معقول بات کہی ہے جو لوگ اس آیت کے سیاق کا سہارا لیتے ہوئے اپنی کم علمی یا اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت کے سبب اس کو صرف ازواج النبی ﷺ سے متعلق سمجھتے ہیں ان کے خلاف اس بات میں فیصلہ کن رد ہے، وہ فرماتے ہیں:

''ثم ان اللّٰہ تعالیٰ ترک خطاب المؤنثات و خاطب بخطاب المذکرین بقولہ (لیذھب عنکم الرجس) لیدخل فیہ نساء اھل بیتہ و رجالھم، واختلفت الاقوال فی اھل البیت، والاولیٰ ان یقال ھم اولادہ و ازواجہ والحسن والحسین منھم و علیٌّ منھم.'' ﴿پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے صیغۂ مخاطب مونث چھوڑ کر صیغۂ مخاطب مذکر[1] میں فرمایا: ''لیذھب عنکم الرجس'' تا کہ اس میں آپ ﷺ کے خاندان کی عورتیں اور مرد دونوں شامل ہو جائیں۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں، زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ ان سے مراد آپ ﷺ کی اولاد و ازواج ہیں۔ حسنؓ اور حسینؓ ان میں سے ہی ہیں اور علیؓ بھی ان میں شامل ہیں۔﴾

[1] اس آیت نمبر:۳۳ کے اس جملے سے قبل اسی سورۃ احزاب کی پانچ آیتوں ۲۸ تا ۳۳ اور پھر آیت نمبر ۳۴ میں

پندرہ بار صیغہ مخاطب مونث میں ازواج مطہرات کو خطاب کیا گیا ہے اور اس آیت سے قبل اور بعد میں نو مرتبہ ضمیر مخاطب مونث منفصل اور متصل استعمال کی گئی ہیں، لیکن اچانک اس صیغۂ تانیث کو چھوڑ کر قرآن نے صیغۂ مخاطب مذکر یعنی ''عنکم'' اور ''یطھرکم'' استعمال کیا ہے، اور یہ اس لئے کہ آیت تطہیر میں حضرت علیؓ و حضرات حسنینؓ فاطمہؓ کو بھی شامل سمجھا جائے۔

قرآن مجید کی آیت زیر بحث کی تفسیر کرتے ہوئے جو لوگ سیاق و سباق کی بات کرتے ہیں تاکہ آیت تطہیر کے حکم سے حضور ﷺ کے اہل خاندان (حضرات علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ) کو خارج کیا جا سکے ان سے سوال ہے کہ کیا قرآن کی تفسیر کا حق وہ زیادہ رکھتے ہیں یا نبی آخر الزمان ﷺ (روحی فداہ) جن کی ذاتِ مبارک پر قرآن پاک نازل ہوا تھا؟ اللہ تعالیٰ تو اپنی کتاب میں یہی بتاتا ہے کہ وہی نبی ﷺ اس کے زیادہ حق دار ہیں، ارشاد ربانی ہے:

''وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل اِلیھم. النحل: ۴۴ ''﴿اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر بھی یہ قرآن اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اُن باتوں کی واضح تشریح کردو جو اُن کے لئے اُتاری گئی ہیں۔﴾ اس لئے اس آیت قرآنی کی تفسیر میں صحیح احادیث نبویہ حرف آخر ہیں۔

علاوہ ازیں امام محمد بن جریر طبریؒ، مفسر، محدث، مؤرخ، فقیہ، امام فخر الدین رازیؒ جن کی تفسیر مفاتیح الغیب تفسیر کبیر کے نام سے مشہور ہے، امام ابوعبداللہ القرطبی الاندلسی، تفسیر الجامع لاحکام القرآن اور آخر میں حافظ ابن کثیر الدمشقیؒ مفسر، محدث، مؤرخ جن کی چار جلدوں کی تفسیر بہت متداول ہے۔ یہ سب انتہائی اعلیٰ پائے کے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ زیر بحث آیت تطہیر میں ''اھـــل بیـــت'' سے مراد آنحضرت ﷺ کے نسبی اہل خاندانؓ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ دونوں ہیں۔ جاری ہے!!!!

حاجی محمد سعید جالندھری بھی چل بسے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا فیصل عمران اشرفی کے چچا مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون خاص، مشن ختم نبوت کے داعی حاجی محمد سعیدؒ بہت ہی نیک و سیرت کے مالک تھے۔ دین دار لوگوں سے بے پناہ عقیدت تھی۔ تمام دینی اداروں کے معاون تھے۔ آپؒ کے جنازہ میں مجلس کی نمائندگی ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے کی۔ جنازہ میں سیاسی سماجی شخصیات کے علاوہ علماء طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ان نماز جنازہ ۲۶ / اپریل کو مولانا فیصل عمران اشرفی کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لواحقین کے غم میں برابر شریک ہے۔ قارئین لولاک سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے کہ اللہ رب العالمین کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

فضائل ام المؤمنین سیدہ امّ سلمہؓ وسیدہ زینبؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے فرمایا کہ اگر تجھ سے ہوسکے کہ سب سے پہلے بازار میں داخل نہ ہو اور نہ ہی سب کے بعد بازار سے نکل کیونکہ بازار شیطان کا معرکہ ہے اوراس جگہ اس کا جھنڈا گاڑا ہوتا ہے۔

حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور حضرت ام سلمہؓ آپ ﷺ کے پاس تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوگئے تو آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ تو دحیہ کلبیؓ تھے۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! میں نے تو انہیں حضرت دحیہ کلبیؓ ہی سمجھا تھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا میں نے خطبہ سنا اور آپ ﷺ ہمارا قصہ سنا رہے تھے۔ راوی حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمانؓ سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت اسامہ بن زیدؓ سے۔ (صحیح مسلم ج۲ص۲۹۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے جلدی مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے تو ساری ازواج مطہراتؓ اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تاکہ پتہ چلے کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینبؓ کے نکلے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتی تھیں اور صدقہ وخیرات کرتی تھیں۔ (صحیح مسلم ج۲ص۱۹۱)

حضرت امّ ایمنؓ کے فضائل

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ سے فرمایا آؤ ہم حضرت امّ ایمنؓ کے پاس چلیں اور زیارت کرکے آئیں۔ جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے تو جب ہم حضرت ام ایمنؓ کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں حضرات (حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ) نے حضرت ام ایمنؓ سے فرمایا کہ آپ کیوں روتی ہو۔ جو اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے بہتر ہے۔ حضرت ام ایمنؓ فرمانے لگیں کہ میں اس وجہ سے نہیں روتی کہ میں یہ نہیں جانتی کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ اس وجہ سے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آنا بند ہوگئی۔ ان دونوں حضرات کو بھی رونا آگیا۔ پھر یہ دونوں بھی حضرت ام ایمنؓ کے ساتھ رونے لگ گئے۔ (صحیح مسلم ج۲ص۲۹۱)

مسنون اعمال

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

نماز تہجد کی ترغیب: حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں سرور دو عالم ''علیکم بقیام اللیل فانّہٗ داب الصالحین وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفّرٌ للسیّات ومنھاۃ عن الاثم. رواہ البغوی فی شرح السنۃ (ص ۹۲۲) ''رات کے قیام کو لازم پکڑو۔ (یعنی رات کو جاگ کر اللہ کی عبادت کرو) یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ (یعنی پہلی امتوں کے نیک لوگ رات کو قیام کرتے تھے۔تہجد کے نفل پڑھتے تھے) یہ تمہارے لئے تمہارے رب کے قرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے اور گناہوں سے روکنے والی چیز ہے۔

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی ترغیب: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں: حضورﷺ نے فرمایا ''اجعلو فی بیوتکم من صلوتکم ولا تتّخذو ھا قبوراً'' اپنی نمازوں میں کچھ حصہ (نوافل) اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ یعنی جس طرح قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ تم اپنے گھروں میں نماز نہ پڑھ کر انہیں قبریں نہ بناؤ۔ (رواہ البخاری حدیث نمبر ۴۴۱) امام بخاریؒ نے اس حدیث کو باب کراھیۃ الصلوٰۃ فی المقابر میں بیان کیا ہے اور ایسے ہی باب التطوع فی البیت میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

اللہ کے راستہ میں وقت خرچ کرنے کی فضیلت: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: ''لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیھا (رواہ البخاری ۲۷۹۲) ''اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام خرچ کرنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے، فی سبیل اللہ سے مراد جہاد وغیرہ ہیں۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: رسول کریمﷺ نے فرمایا: ''المسلم اخو المسلم لا یخذلہٗ ولا یکذبہ ولا یظلمہٗ (اخرجہ الترمذی حدیث نمبر ۲۰۱۲) ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو مسلمان کسی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے، نہ اسے جھٹلاتا ہے۔ (یعنی جھوٹ کی تہمت دوسرے مسلمان پر نہیں لگاتا) اور نہ ہی مسلمان مسلمان پر ظلم کرتا ہے۔ ہم میں سے ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اسے ذلیل و رسوا نہ کرے اور نہ ہی اس کو جھٹلاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: سرور دوعالم ﷺ نے فرمایا ’’کل امتی یدخلون الجنة الا من ابی. من یابی یارسول الله! من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی (رواہ البخاری حدیث نمبر ۷۲۸۰) ‘‘میری پوری امت جنت میں جائے گی۔ مگر جس نے اباء کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اباء کرنے والا کون ہے؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی ’’فقدابیٰ‘‘ پس اس نے انکار کیا۔

تفقہ فی الدین کی فضیلت: حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرمایا ’’من یرد الله به خیراً یفقه فی الدین وانما انا قاسم ویعطی الله (اخرجه البخاری فی فرض الخمس حدیث نمبر ۱۱۱۶) ‘‘جس سے اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ پاک عطا فرماتے ہیں۔ اس تقسیم سے مراد مال غنیمت اور خمس کی تقسیم ہے۔

مساجد کی فضیلت: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ’’ان احب البلاد الی الله المساجد وابغض البلاد الی الله الاسواق (مسلم ۶۷۱) ‘‘بے شک اللہ پاک کے نزدیک سب سے محبوب جگہ مسجدیں ہیں اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔ جہاں اللہ پاک کی نافرمانیاں ہوتی ہیں۔ گالی گلوچ دی جاتی ہیں، بے پردگی اور عریانی ہوتی ہے۔ جب کہ مساجد میں اللہ پاک کا ذکر، قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے اور نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔

نماز نہ پڑھنے اور چھوڑنے پر تنبیہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ’’بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰة (مسلم حدیث نمبر ۸۲) ‘‘آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز ہے۔ یعنی مسلمان آدمی نماز پڑھتا ہے اور کافر ومشرک نماز نہیں پڑھتے۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام (تہبند، پگڑی، کرتہ) لے کر یہ دعا مانگتے: ’’اللھم کسوتنی ھذا الثوب فلک الحمد اسئلک من خیرہ وخیر ما صنع له واعوذبک من شرہ وشر ما صنع له ‘‘اے اللہ! آپ نے ہی مجھے کپڑا پہنایا ہے۔ آپ کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔ میں آپ سے اس کی بہتری اور جس غرض کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے، اس کے شر سے آپ سے پناہ مانگتا ہوں اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ’’اللھم انی اسألک من خیرہ ومن خیر ماصنع له واعوذبک من شرہ وشر ماصنع له‘‘ (عمل الیوم واللیلۃ)

انّاللہ وانّا الیہ راجعون کے فضائل

مولانا عبدالصمد محراب پور

۱...... یہ کلمہ بہت سے حقائق کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اس میں بہت بڑی تسلی ہے: (۱)...... اس میں اوّل تو زبان اور دل سے اس بات کا اقرار ہے کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ہم اللہ ہی کے بندے ہیں، اس کی مخلوق ہیں، اس کے مملوک ہیں تو ہمیں پوری طرح اپنے مالک کے فیصلے پر راضی ہونا ضروری ہے۔ ہم بھی اللہ کے ہیں اور جو جان و مال اس نے لیا وہ بھی اللہ ہی کا ہے۔ اس نے جو کچھ کیا اپنی مخلوق اور مملوک میں تصرف کیا، کسی کو بولنے، اعتراض کرنے، دل و زبان سے ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں۔ (۲)...... دوسرے اس بات کا اعلان اور اقرار ہے، ہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے تو ہم کو ہر ضائع اور فوت شدہ چیز کا ثواب مل جائے گا۔ یہ ثواب دنیا کی حقیر چیزوں سے کہیں اعلیٰ و افضل ہے، جن کے چلے جانے پر رنج ہوتا ہے۔ اپنے اعزہ و اقرباء آل اولاد جو فوت ہوگئے، ان سے عارضی جدائی ہے، جہاں وہ گئے ہیں، ہم کو بھی وہیں جانا ہے۔ وہاں دارالنعیم میں ان شاءاللہ! ان سے ملاقات ہو جائے گی۔ (انوارالبیان ص۲۵۸)

۲...... حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مصیبت میں یہ دعائیہ کلمات پہلی امتوں میں سے کسی امت کو نہیں دیئے گئے۔ اگر دیئے جاتے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیئے جاتے اور وہ فراق حضرت یوسف علیہ السلام میں ان کلمات کو پڑھتے اور ''یااسفٰی علٰی یوسف'' نہ کہتے۔ (مظہری ج۱ص۲۶۶)

۳...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مصیبت کے وقت ''انّاللہ وانّا الیہ راجعون'' پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کی تلافی فرمادیں گے اور اس کی آخرت اچھی کریں گے اور ضائع شدہ چیز کے بدلے میں اچھی چیز عطا فرمائیں گے۔ (انوارالبیان ج۱ص۲۵۸)

۴...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب مومن مصیبت کے وقت اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہے اور ''انّاللہ وانّا الیہ راجعون'' پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین انعام لکھواتا ہے۔ (۱) پڑھنے والے کی بخشش کی جاتی ہے۔ (۲) اللہ کی رحمت اس پر نازل ہوتی ہے۔ (۳) سیدھے راستے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ (فتح الباری ج۳ص۱۷۳، درالمنثور ج۱ص۱۵۵)

۵...... حضرت حسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ مسلمان مرد یا عورت کو جو بھی تکلیف پہنچ جائے اور اس کو بعد میں یاد کرے۔ اگرچہ اس کو عرصہ دراز گزر چکا ہو اور اس وقت پھر ''انّاللہ وانّا الیہ راجعون'' پڑھے تو

اللہ تعالیٰ اس کو پھر اسی جیسا اجر عطا فرماتے ہیں جیسا کہ اس دن عطا فرمایا تھا، جس دن اس کو مصیبت پہنچی تھی۔

(مشکوٰۃ ج۱ص۱۵۳، انوارالبیان ج۱ص۲۰۸)

۶...... ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت کے پیش آنے کے وقت میری امت کو وہ دعا دی گئی جو پہلی امتوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ یعنی ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' ایک روایت میں یہ ہے کہ مجھ سے پہلے یہ دعا کسی نبی کو بھی نہیں دی گئی۔ (المعجم الکبیر ج۸ص۳۸۴، فتح الباری ج۳ص۱۷۳)

فائدہ: سنت یہ ہے کہ ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' کے پڑھنے کے بعد یہ دعا بھی پڑھی جائے۔

''اللھم آجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیراً منھا'' (روح المعانی ج۲ص۲۳)

۷...... حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندے کا کوئی بچہ فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندے کے بچے کو قبض کرلیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کرلیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے کیا کہا۔ وہ عرض کرتے ہیں: اس نے آپ کی تعریف کی اور ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (ترمذی ج۱ص۱۹۸)

۸...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے۔ تو ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھے۔ کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے۔ (مشکوٰۃ ج۱ص۱۵۳)

۹...... حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا چراغ بجھ گیا آپ نے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ آپ کو کسی نے کہا کی یہ بھی مصیبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو مومن کو ایذاء پہنچائے وہ مصیبت ہے۔ (درالمنثور ج۱ص۲۸۸، الکبیر ج۲ص۱۳۳)

۱۰...... حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جب تم سے کسی کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فوت ہوجائے تو ''اناللہ'' پڑھو۔ کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ (درالمنثور ج۱ص۲۸۹)

۱۱...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے انگوٹھے میں کانٹا چبھ گیا۔ آپ ﷺ نے ''اناللہ الخ'' پڑھا اور اس پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ جب حضرت عائشہؓ نے ''اناللہ'' سنا تو آپ کے قریب آگئیں اور دیکھا کہ کانٹے کے چبھنے کا معمولی اثر تھا۔ اس پر حضرت عائشہ ہنس پڑیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا کہ آپ نے اس کانٹے کی وجہ سے ''اناللہ'' پڑھا ہے۔ اس پر حضور ﷺ ہنس پڑے اور میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور کہا اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں، چھوٹے کو بڑا

کرنا تو کر دیتے ہیں اور جب بڑے کو چھوٹا کرنا چاہتے ہیں تو کر دیتے ہیں۔ (درالمنثور ج۱ص۲۸۸)

۱۲...... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! صدمہ اولیٰ کے وقت صبر کر اور ثواب کی امید رکھ تو میں تیرے لئے جنت کے علاوہ کسی دوسرے ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔ (مشکوٰۃ ج۱ص۱۵۳، ابن ماجہ ص۱۱۴)

۱۳...... حضورﷺ نے فرمایا جو مصیبت کے وقت ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے اور اتنا دیتا ہے کہ وہ راضی ہو جائے۔ (مظہری ج۱ص۲۶۶)

۱۴...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس میں چار عادتیں پائی جائیں گی (یعنی چار کام کرے) اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (۱) کہ جو شخص اپنے تمام معاملات کے وقت ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتا ہے۔ (۲) جب مصیبت آتی ہے تو ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' پڑھتا ہے۔ (۳) جب اس کو کوئی نعمت ملے تو الحمدللہ کہتا ہے اور (۴) جب کوئی گناہ ہو جائے تو استغفر اللہ پڑھتا ہے۔

(کنز العمال ج۱۵ص۳۶۲، درالمنثور ج۱ص۲۸۶)

۱۵...... حضرت سعید بن مسیبؒ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص نے چالیس سال کے بعد ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون'' پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی ثواب دیں گے جو مصیبت پہنچنے کے دن دیا تھا۔ (درالمنثور ج۱ص۲۸۷)

۱۶...... حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے پھر وہ اس دعا کو پڑھتا ہے اس کو حکم اللہ نے دیا یعنی ''انّا للہ و انّا الیہ راجعون اللھم آجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیراً'' اللہ تعالیٰ اس کو اس کا اچھا بدلہ دیتے ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: جب میرا شوہر ابوسلمہ فوت ہو گیا تو میں نے کہا ابوسلمہ سے کون سا مسلمان میرے لئے بہتر ہو سکتا ہے؟ پھر جب میرا نکاح حضورﷺ سے ہوا، بات سمجھ میں آ گئی۔ اللہ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر حضورﷺ عطاء کئے۔ یہ ہے اس دعا کی برکت۔ (ترمذی ج۱ص۱۹۲، ابن ماجہ ص۱۱۴، مشکوٰۃ ج۱ص۱۴۱)

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے لئے ویب سائٹ کا وزٹ کریں

http://maktabaRahemania.com/

جناب صلاح الدین، جناب مولانا محمد معاویہ ٹیکسلا کی کوشش سے ہفت روزہ خدام الدین کے امام الاولیاء حضرت لاہوری، امام الہدیٰ مولانا عبیداللہ انور کے دور کے تمام شمارہ جات کو خدام الدین کی ویب سائٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔ مزید کام جاری ہے۔ احباب اس سے بھرپور استفادہ کریں۔ (ادارہ)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

حافظ قرآن: حافظ عبدالرحمٰن احسان دہلوی بڑے دبلے پتلے آدمی تھے۔ رنگ کالا تھا۔ شاہ نصیر نے اسی رنگ کا خاکہ اس طرح اڑایا ہے:

اے خال رخ یار تجھے ٹھیک بناتا پر چھوڑ دیا حافظ قرآن سمجھ کر

(کشت زعفران ص ۲۷)

در فتنہ باز: ایک دن شاہ نخن شیخ ناسخ کسی سوداگر کی کوٹھی میں گئے۔ سوداگر بچہ کہ دولت حسن کا بھی سرمایہ دار تھا، سامنے لیٹا تھا، مگر کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا۔ آپ نے یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا:

ہے چشم نیم باز عجب خواب ناز ہے

یہ مصرع تو ہوگیا، مگر دوسرا مصرع جیسا جی چاہتا تھا ویسا نہ ہوتا تھا۔ گھر آئے، اسی فکر میں غرق تھے کہ آپ کے عزیز شاگرد خواجہ وزیر (جو بعد میں اردو زبان کے نامور استاد ہوئے) آگئے۔ انہوں نے خاموشی کا سبب پوچھا۔ شیخ صاحب نے بیان فرمایا۔ اتفاق سے ان کی طبیعت لڑ گئی:

ہے چشم نیم باز عجب خواب ناز ہے فتنہ تو سو رہا ہے، در فتنہ باز ہے

شیخ صاحب بہت خوش ہوئے۔ (کشت زعفران ص ۳۰)

اے شمع: مولانا آزاد لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ قلعہ معلّٰی میں مشاعرہ تھا۔ حکیم آغا جان عیش کہ کہن سال، مشاق اور نہایت زندہ دل شاعر تھے، استاد کے قریب ہی بیٹھے تھے۔ زمین غزل تھی: یار دے، بہار دے، روزگار دے، حکیم آغا جان عیش نے ایک شعر اپنی غزل میں سے پڑھا:

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کس لئے تھوڑی سی رہ گئی ہے اسے بھی گزار دے

ان کے ہاں بھی اس مضمون کا ایک شعر تھا۔ باوجود اس رتبے کے، لحاظ اور پاس مروت حد سے زیادہ تھا۔ میرے والد مرحوم پہلو میں بیٹھے تھے۔ ان سے کہنے لگے کہ مضمون لڑ گیا، اب میں وہ شعر نہ پڑھوں؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہ پڑھو، نہ پہلے سے انہوں نے آپ کا مضمون سنا تھا، نہ آپ نے ان کا، ضرور پڑھنا چاہئے۔ اس سے بھی طبیعتوں کا انداز معلوم ہوتا ہے کہ ایک منزل دونوں فکر پہنچے مگر کس کس انداز سے پہنچے۔ چنانچہ حکیم صاحب کے بعد ہی ان کے آگے شمع آئی۔ انہوں نے پڑھا:

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات — رو کر گزار یا اسے ہنس کے گزار دے

(کشت زعفران ص۳۲)

رمضان المبارک اور شیطان: مرزا غالب میں شعروسخن کا ملکہ تو فطری تھا ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کی طبیعت لطیفہ وبذلہ وشوخی وشوخ چشمی کی طرف بھی ہمہ وقت مائل رہتی۔ انہیں اپنی زندگی میں ہر طرح کے نشیب وفراز سے واسطہ پڑا تھا۔ لیکن انہوں نے کسی حال میں بھی زندگی کے مثبت پہلو کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ ان کا حافظہ نہایت قوی تھا اور ذہن میں بلا کی جودت تھی۔ ان کی کوئی بات لطف اور ظرافت سے خالی نہ ہوتی اور ان کی روزمرہ کی بول چال بھی ان کی نظم ونثر سے کچھ کم پرلطف نہ ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے لوگ ان سے ملنے اور ان کی باتیں سننے کے مشتاق رہتے تھے۔ اگرچہ وہ کم گفتار تھے۔ مگر جو کچھ ان کی زبان سے نکلتا تھا وہ اتنا پرلطف ہوتا تھا کہ سامعین سر دھنتے رہ جاتے تھے۔ ظرافت ان کے مزاج میں اس قدر تھی کہ بقول مولانا حالی: ’’اگر ان کو حیوان ناطق کے بجائے حیوان ظریف کہا جائے تو بجا ہوگا۔‘‘ حاضر جوابی، موقع محل کے مطابق بات میں سے بات پیدا کرنا اور حسن بیان ان کی اہم خصوصیات میں سے تھا۔ ان کی زندگی ساغر ظرافت سے ہمیشہ لبریز رہی۔ ان کے چند لطائف ونوادر نذر قارئین ہیں: ایک جب کہ رمضان کا مہینہ اور گرمی کا موسم تھا، مرزا گرمی کی شدت اور لو سے بچنے کے لئے اپنے مکان کی ایک تنگ وتاریک کوٹھڑی میں کسی دوست کے ساتھ شطرنج یا چوسر کھیل رہے تھے۔ مولانا صدرالدین آزردہ ٹھیک دوپہر کے وقت مرزا کو ملنے چلے آئے اور مرزا کو چوسر کھیلتے دیکھ کر کہنے لگے: ’’ہم نے تو حدیث میں پڑھا تھا کہ رمضان کے مہینے میں شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے۔ مگر آج اس حدیث کی صحت کے بارے میں تامل پیدا ہوگیا ہے۔‘‘ مرزا نے فی الفور کہا: ’’قبلہ! حدیث بالکل درست ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ جگہ جہاں شیطان کو قید رکھا گیا ہے، یہی کوٹھڑی تو ہے۔‘‘ (کشت زعفران ص۴۳،۴۴)

قضا کے فیصلے: مولانا آزاد لکھتے ہیں کہ ایک دن حسب معمول دربار لگا تھا۔ استاد بھی حاضر تھے۔ ایک مرشدزادے تشریف لائے۔ وہ شاید کسی اور مرشدزادی یا بیگمات میں سے کسی بیگم کی طرف سے کچھ عرض لے کر آئے تھے۔ انہوں نے آہستہ آہستہ بادشاہ سے کچھ کہا اور رخصت ہوئے۔ حکیم احسن اللہ خاں بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کی: صاحب عالم اس قدر جلدی؟ یہ آنا کیا تھا اور تشریف لے جانا کیا تھا؟ صاحب عالم کی زبان سے اس وقت نکلا کہ: اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے۔ بادشاہ نے استاد کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ استاد! دیکھنا کیا صاف مصرع ہوا ہے۔ استاد نے بے توقف عرض کی کہ حضور:

لائی حیات آئے، قضا لے چلی چلے — اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

(کشت زعفران ص۳۳)

تحفظ ختم نبوت کے لئے حضرت جلال پوری شہیدؒ کی خدمات

قسط نمبر:1

مولانا محمد قاسم: کراچی

الحمد للّٰہ و سلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفٰی

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ ۱۹۵۵ء کے لگ بھگ صوبہ پنجاب کے ایک علاقہ جلال پور پیروالا میں جناب جام شوق محمدؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد گرامی، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ اور مولانا محمد موسیٰ جلال پوریؒ کے خلیفہ مجاز اور سلسلۂ نقشبندیہ کے صاحبِ نسبت بزرگ تھے۔ قرآن کریم کی تعلیم آبائی علاقہ اور بعدازاں درس نظامی کے درجات کی تعلیم پنجاب کے مختلف مدارس میں حاصل کی۔ ۱۹۷۶ء میں دورۂ حدیث شریف کے لئے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا اور محدث عصر، فاتح قادیانیت، قائد تحریک ختم نبوت، امیر پنجم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت اقدس علامہ سیّد محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے سامنے زانوئے تلمذتہہ کرنے کا شرف پایا۔ یہاں سے فاتحۂ فراغ پڑھنے کے بعد عصری تعلیم کی طرف توجہ دی اور میٹرک اور عربی فاضل وغیرہ کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد آپؒ نے جب عملی میدان میں قدم رکھا تو روز اول ہی سے تحفظ ختم نبوت کے ساتھ وابستہ ہوگئے۔ اس کی روداد حضرت جلال پوری شہیدؒ ’’اپنی خودنوشت سوانح‘‘ میں قلم بند کرتے ہیں:

’’مئی ۱۹۸۰ء میں میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوا، چوں کہ تبلیغی کالج کے دوران حضرت مولانا منظور احمد الحسینی مدظلہ سے کسی قدر آشنائی اور دوستی ہوگئی تھی، انہوں نے مجھے ختم نبوت کے کام کے معاون کے طور پر حضرت اقدس حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کیا اور قادیانی روزنامہ ’’الفضل‘‘ کے مطالعہ پر لگادیا...... چند ماہ بعد ختم نبوت دفتر (سائرہ مینشن بالمقابل ریڈیو پاکستان) کی ذمہ داری سپرد کی گئی۔‘‘ (ماہنامہ بینات، شہید ناموس رسالتؐ نمبر، ص:۴۵)

جناب الحاج عبداللطیف طاہر زیدمجدہم بتاتے ہیں کہ: اس زمانہ میں حضرت جلال پوری شہیدؒ قادیانی اخبار ’’الفضل‘‘ کا مطالعہ کرکے قادیانیوں کے نت نئے اعتراضات نشان زد کرتے تھے اور پھر انہیں حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی خدمت میں پیش کردیتے۔ حضرت شہیدؒ ان کا بغور مطالعہ فرما کر قادیانی اعتراضات کے جوابات تحریر فرماتے تھے، جو ہفت روزہ ختم نبوت میں ’’تازہ بہ تازہ، نو بہ نو‘‘ کے عنوان کے تحت سلسلہ وار چھپا کرتے تھے۔

یہ حضرت جلال پوری شہیدؒ کی خدمات ختم نبوت کا آغاز تھا۔ اس کے بعد آپؒ نے دیگر مختلف مصروفیات کے علاوہ تحریری میدان میں قادیانیت کا تعاقب شروع کیا۔ حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی زندگی میں ہمیشہ اپنے شیخ و مرشد کی خدمت ہی کو حرز جان سمجھا۔ اپنے شیخ و مرشد کی موجودگی میں غیر ملکی اسفار، جلسے اور اسٹیج پر وعظ و تقریر وغیرہ سے آپؒ ہمیشہ بچتے ہی رہے، کیوں کہ بقول آپؒ کے: ''میں اپنے شیخ حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی موجودگی میں تقریر تو دور کی بات ہے، ان کی موجودگی میں ان کے ادب، رعب، جلال اور عظمت و ہیبت کی وجہ سے عام گفتگو بھی نہ کر پاتا تھا۔''

اس سب کے باوصف مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین بالخصوص حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ نے آپؒ پر زور دیا کہ آپؒ تحفظ ختم نبوت کے لئے غیر ملکی اسفار اور جلسوں میں بیانات کے لئے بھی وقت عنایت فرمایا کریں۔ چناں چہ حضرت جلال پوری شہیدؒ ان بزرگوں کے اصرار اور اپنے انکار اور پھر اپنے شیخ و مرشد کی اجازت و حکم کی دلچسپ داستان سناتے ہیں:

''۱۹۸۴ء میں قادیانی دسیسہ کاریوں کے ردّ عمل میں تحریک چلی اور اس کے نتیجہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا تو مرزائیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر انگلینڈ منتقل کر دیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے ان کے تعاقب میں برطانیہ کا رخ کیا اور وہاں دفتر ختم نبوت کے قیام کے علاوہ ہر سال برطانیہ میں ایک کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ ہوا۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ اس کانفرنس کے روحِ رواں ٹھہرے، سالانہ ختم نبوت کانفرنس پہلے ویمبلے ہال لندن اور پھر جامع مسجد برمنگھم میں باقاعدگی سے منعقد ہونے لگی۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ہر سال اس سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے جاتے، چوں کہ راقم الحروف اسٹیج، جلسہ اور وعظ و تقریر کا آدمی نہیں ہے اور نہ ہی مجھے تقریر کرنا آتی ہے، اس لئے میں نے کبھی کسی جلسہ میں شرکت یا اس میں تقریر کا سوچا ہی نہیں تھا، مگر جیسے ہی میں مدرسہ کی ذمہ داریوں اور امامت و خطابت کی پابندیوں سے آزاد ہوا تو مولانا منظور احمد الحسینیؒ نے خواہش ظاہر کی کہ اس سال میں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کے لئے آؤں۔ میں نے صاف انکار کر دیا، میرا یہ انکار یوں بھی ضروری تھا کہ میں اپنے شیخ حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی موجودگی میں تقریر تو دور کی بات ہے، ان کی موجودگی میں ان کے ادب، رعب، جلال اور عظمت و ہیبت کی وجہ سے عام گفتگو بھی نہ کر پاتا تھا، اس لئے میں نے صاف انکار کر دیا۔

مولانا منظور احمد الحسینیؒ نے حضرت لدھیانوی شہیدؒ اور مولانا محمد جمیل خان شہیدؒ سے میرے بارہ

میں یہی درخواست دہرائی اورانہوں نے مجھے حکم فرمایا تو میں ان کے حکم سے سرتابی نہ کرسکا۔ یوں میں تقریباً ہر سال ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کے لئے جانے لگا۔ (بینات، شہید ناموس رسالت نمبر، ص ۶۸)

اسفار اور بیانات کے باب میں آپؒ کی خدمات کا سلسلہ شروع ہوا تو یہ بھی قادیانیت کے تحریری تعاقب کی طرح تا شہادت جاری رہا۔ اس سلسلہ میں آپؒ نے اندرون و بیرونِ ملک بے شمار اسفار کئے۔ آپؒ کے بیرونِ ملک کے اسفار میں انگلینڈ کے شہر برمنگھم میں ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرفہرست ہے، جس کی تیاری کے لئے آپ کانفرنس سے پہلے انگلینڈ پہنچ کر مختلف مساجد میں بیانات و اعلانات کے ذریعہ مسلمانوں کو متوجہ کرتے اور پھر کانفرنس میں خود بھی شرکت کر کے وہاں بیان کرتے۔ آپ تادمِ شہادت اس کانفرنس میں شرکت فرماتے رہے۔ یہ کانفرنس اور اس کی تیاری کے لئے آپؒ کی جدوجہد کی ایک جھلک مخدوم جناب محمد وسیم غزالی کے ۲۰۰۸ء کے سفرنامہ میں نظر آتی ہے، جس کے مطابق حضرت جلال پوری شہیدؒ اس کانفرنس سے پانچ روز پہلے برمنگھم پہنچ گئے اور ان دنوں میں آپ نے مختلف مساجد میں تشریف لے جاکر وہاں ختم نبوت پر بیانات فرمائے۔ ان بیانات میں آپ بڑے درد کے ساتھ فرماتے تھے:

''میں آپ لوگوں سے کوئی چندہ یا فنڈ مانگنے نہیں آیا، میں تو صرف آپ سے آپ کا کچھ وقت اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے لئے لینے آیا ہوں۔ آپ حضرات دیکھ رہے ہیں کہ قادیانی فتنہ نے انگلینڈ میں کس طرح اپنی سرگرمیوں کو تیز کیا ہوا ہے، وہ آپ اور آپ کی اولادوں کو بازاروں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کس طرح گمراہ کررہے ہیں، اگر آج آپ نے اپنی نسل کی حفاظت نہیں کی تو کل آخرت میں یہ آپ کا گریبان پکڑ کر آپ سے پوچھے گی کہ آپ نے ہمیں اس فتنہ سے کیوں نہیں بچایا؟''

یوں آپؒ متاثر کن انداز میں لوگوں کا ایمان جھنجھوڑتے اور انہیں کانفرنس میں شرکت پر آمادہ کرتے، پھر جب کانفرنس کا دن آتا تو پنڈال مجمع عام سے بھرا ہوتا تھا اور مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی بھی ایک بڑی تعداد باپردہ شرکت کرتی تھی۔ اس کفرستان میں جہاں آج قادیانی اپنا کفر کا اڈا بنا کر مسلمانوں کا ایمان خریدنے اور اپنا کفر و زندقہ بیچنے کی تدبیریں کیا کرتے ہیں، حضرت جلال پوری شہیدؒ کی یہ خدمات اس ارتداد کے مقابل بند کا کام دیا کرتی تھیں۔

آپ کے دیگر اسفار میں ازبکستان کے شہر تاشقند کا سفر بہت اہمیت کا حامل ہے، اس سفر کا باعث کیا ہوا؟ اس کی روداد حضرت شہیدؒ کی زبانی پڑھتے ہیں:

''جہادِ افغانستان کی برکت سے سپر طاقت روس شکست و ریخت کا شکار ہوا، وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں کو آزادی نصیب ہوئی، وہاں کے مسلمانوں کی ہمدردی اور ان کو قادیانی تسلط سے بچانے کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے ان ریاستوں کا دورہ کیا، وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہاں قرآن کریم کی ضرورت ہے، چناں چہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے پانچ لاکھ قرآن کریم طبع کروا کر ان ریاستوں میں تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا، اس منصوبہ کی تکمیل کی ذمہ داری حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کو سونپی گئی، انہوں نے طے کیا کہ پاکستان سے قرآن کریم بھیجنے میں چوں کہ مصارف زیادہ آئیں گے، اس لئے ان ریاستوں میں ہی قرآن کریم کی اشاعت و تقسیم کا کام سرانجام دیا جائے۔

ازبکستان کے شہر تاشقند کے ایک خداترس دین دار بزرگ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی اور تاج کمپنی کے مطبوعہ قرآن کا عکس لے کر شائع کرنے کا پروگرام بنا، مگر از روئے احتیاط یہ بھی طے ہوا کہ قرآن کریم کی طباعت سے پیشتر اس کے عکس اور کاپیوں کی چیکنگ کے بعد طباعت کا مرحلہ شروع ہوگا۔ چناں چہ مفتی محمد جمیل خانؒ نے حضرت لدھیانوی شہیدؒ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی قیادت سے اجازت لے کر میرے سفر تاشقند کی ترتیب بنائی۔ یوں رفیق محترم جناب قاری فیض اللہ چترالی کی معیت میں رمضان ۱۴۱۴ھ میں تقریباً ایک ہفتہ تاشقند میں رہ کر عکس اور کاپیوں میں اغلاط کی نشان دہی اور تصحیح کی سعادت میرے حصہ میں آئی، اور اس سفر میں حضرت قثم بن عباسؓ، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار اور امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ کی قبور کی زیارت کا شرف حاصل ہوا'' (بینات، شہید ناموس رسالتؐ نمبر، ص:۶۹)

آپ نے بنگلہ دیش کا ایک سفر بھی وہاں کی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام کے احباب کی خواہش کے تحت اپنے شیخ و مرشد حضرت اقدس لدھیانوی شہیدؒ کے حکم پر اپنے رفیق و دوست مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے ہمراہ کیا۔

نیز سری لنکا میں جب قادیانیت نے پَر پرزے نکالنا شروع کئے تو وہاں کے مقامی علماء کرام بالخصوص مولانا مفتی محمد رضوی نے حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ سے رابطہ کیا، حضرت ڈاکٹر صاحب نے حضرت جلال پوری شہیدؒ کو اس طرف متوجہ کیا، چناں چہ آپؒ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین سے رابطہ کر کے ایک وفد تشکیل دیا، جس میں حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی خالد محمود اور حضرت جلال پوری شہیدؒ شامل تھے۔ اس وفد نے ۱۱ تا ۱۸ / مارچ ۲۰۰۷ء (تقریباً ایک ہفتہ) سری لنکا کے مختلف شہروں اکورنا، کولمبو، پٹلم وغیرہ میں کئی کئی گھنٹے کا سفر کر کے وہاں کی مسلمان کمیونٹی کے علماء، طلبا، وکیلوں، تاجروں، ججوں اور سیاست دانوں میں ختم نبوت پر تفصیلی بیانات کئے۔ انہیں ''آئینہ قادیانیت- عربی، اردو''، جنوبی افریقا کی عدالت میں حضرت لدھیانوی

شہیدؒ کے اردو بیان ’’قادیانیت کیا ہے؟‘‘ کا انگریزی ترجمہ "What is Qadianiat"، ’’ملت اسلامیہ کا مؤقف۔انگریزی، اردو اور عربی‘‘ اور ’’احتسابِ قادیانیت‘‘ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی اصل کتب کے حوالہ جات فراہم کئے۔

غرض! اس دورہ سے سری لنکا میں سر اٹھاتی قادیانیت کا سانپ اپنے بل میں واپس گھس جانے پر مجبور ہوگیا۔اس سفرنامہ کی تفصیلی روداد ’ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، جلد ۲۸، شمارہ ۳۱‘‘ میں شائع ہوئی، نیز حضرتؒ کی کتاب ’’دورِ حاضر کے فتنوں کا تعاقب‘‘، ص:۳۰۷ میں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

غیرملکی اسفار کے علاوہ حضرت جلال پوری شہیدؒ نے اندرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کے لئے بھی اسفار کئے۔آپؒ ہر سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھی تشریف لے جاتے۔کراچی، اندرونِ سندھ اور ملک کے دیگر حصوں میں جب کہیں آپؒ کو بلایا جاتا، آپ وقت ضرور عنایت فرماتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (میر پور خاص) کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقیؒ کے بقول: ’’مجلس کے جس ساتھی نے وقت مانگا، اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر ہمیں عنایت فرمایا۔فقیر کی بے تکی فرمائشوں پر متعدد بار میر پور خاص تشریف لائے اور اس کے ساتھ کھپرو، کنری، کوٹ غلام محمد، جھڈو، ٹاہلی اور اس کے ساتھ تھرپارکر کی آخری سرحد ننگر پارکر تک کا دورہ کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کا حق ادا کیا۔‘‘

(مزید تفصیل کے لئے ماہنامہ بینات، شہید ناموس رسالتؐ نمبر، ص:۳۰۶ ملاحظہ ہو)

اور ختم نبوت کے پروگراموں میں شرکت کرتے وقت حضرتؒ کا جذبہ کیا ہوتا تھا، اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (حیدر آباد) کے مبلغ مولانا توصیف احمد صاحب روشنی ڈالتے ہوئے بتاتے ہیں: ’’حضرتؒ سے جب کوئی پروگرام کے لئے وقت لیتا تو حضرتؒ انکار نہ فرماتے، بلکہ ہر کچی پکی جگہ، قریب، دور ہر مقام پر تشریف لے جاتے۔‘‘

’’احسن آباد گلشن معمار میں پروگرام میں جانا ہوا... پروگرام سے واپسی پر دورانِ سفر حضرتؒ نے فرمایا: رات کا اندھیرا ہے، ویران جگہ ہے، کل قیامت کے دن یہ جگہ ہمارے لئے گواہی دے گی کہ ہم تحفظ ختم نبوت کے لئے اس ویران جگہ پر بھی آئے ہیں۔‘‘

ختم نبوت پروگراموں میں حضرت جلال پوری شہیدؒ کے بیانات کا نقشہ آپ کے رفیق و دوست، اقرأ روضۃ الاطفال کے نائب مدیر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن مفتی خالد محمود صاحب مدظلہ نے یوں کھینچا ہے: ’’......اکثر و بیشتر امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور اپنے دیگر اکابر کے اقوال کا تذکرہ کرتے ہوئے ختم نبوت کا کام کرنے کی ترغیب دیتے۔ ...... جاری ہے!!!

محاسبہ قادیانیت جلد۱۳ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

الحمد للہ و کفی وسلام علےٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء. اما بعد!

اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق سے ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی جلد نمبر۱۳ پیش خدمت ہے۔

اس جلد میں کل ۳۶ رسائل موجود ہیں۔

۱ تا ۹ ...... کے حوالہ سے سب سے پہلے توذیل کا یہ ’’اشتہار‘‘ ملاحظہ فرمائیں جو کچھ عرصہ قبل پاکستان کے دینی جرائد میں شائع ہوا۔

۱۹۱۸ء کے آخر میں قادیانی اخبار الفضل قادیان کے ایڈیٹر نے مرزامحمود قادیانی گرو کے ایماء پر دارالعلوم دیوبند کی قیادت کو مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دیا۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا محمد احمد نانوتوی ؒ اور صدرالمدرسین حضرت مولانا سید محمد انورشاہ کشمیری ؒ کی طرف سے دارالعلوم دیوبند کے مدرس حضرت مولانا عبدالسمیع انصاری ؒ نے اس چیلنج کو قبول کرنے کا تحریری طور پر جواب دیا۔

۲۵؍دسمبر ۱۹۱۸ء سے ۱۲؍جنوری ۱۹۲۱ء تک قریباً دوسال قادیان کے مرزامحمود اور دارالعلوم دیوبند کے علماء کرام کی طرف سے ایک دوسرے کے مقابل اشتہار شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں دارالعلوم دیوبند کے اکابر کی طرف سے بارہ اشتہار شائع ہوئے۔ جن کی فہرست ذیل میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

عرصہ سے خیال تھا کہ ان جملہ اشتہارات پر مشتمل رسائل مل جائیں تو ان کو یکجا کر کے ’’احتساب قادیانیت‘‘ یا اب ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ میں شائع کردیا جائے۔ یہ ایک یادگار، تاریخی سرمایہ اور سنہری دستاویز ہے۔ مگر ملتان دفتر ختم نبوت کی لائبریری میں صرف ایک آخری اشتہار تھا۔ باقی گیارہ اشتہار نہ تھے۔ اب کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے استاذ و نائب ناظم اور مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے سرپرست حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی بھرپور توجہ و کرم فرمائی سے ان اشتہارات میں سے آٹھ اشتہار ہمیں مہیا ہوگئے ہیں۔ لیکن اب بھی تین اشتہار نمبر۷، ۹، ۱۱ میسر نہیں آئے۔ اگر اسلامیان وطن میں سے کسی کے پاس یہ اشتہار ہوں اور وہ ہمیں دستیاب ہوجائیں تو یہ علمی، تاریخی، معلوماتی، سنہری دستاویز شائع ہوجائے گی۔ کیا اصحاب درد، اصحاب علم ان رسائل کے مہیا کرنے میں ہماری مدد کریں گے؟ اللہ رب العزت توفیق بخشیں۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز! وہ فہرست یہ ہے:

فہرست اشتہارات

اشتہار نمبر	نام اشتہار	مؤرخہ
۱	کیا قادیان کی مرکزی جماعت ہم سے مباہلہ کرے گی	۲۰ ربیع الاوّل ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۱۸ء
۲	علماء دیوبند مرزامحمود اور قادیان کی مرکزی جماعت سے مناظرہ اور مباہلہ دونوں کے واسطے ہم ہروقت تیار ہیں	۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۱۹ء
۳	مرزامحمود کا مستمر سکوت (الفضل قادیان کا مناظرہ سے اغماض اور جوش مباہلہ میں سکوت کے آثار)	۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۱۹ء
۴	ایڈیٹر الفضل قادیان کی مستبدانہ روش میں حیرت انگیز انقلاب اور مقتدی کا سہوامام کے ذمہ	۷ جمادی الاوّل ۱۳۳۷ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۱۹ء
۵	شرائط مباہلہ کے پردہ میں مباہلہ سے پہلوتہی	۲۳ جمادی الاوّل ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۱۹ء
۶	جماعت قادیان کا مناظرہ ومباہلہ سے انکار	۲۷ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۱۹ء
۸	جماعت قادیانی کی بےانتہاء دیدہ دلیری وجسارت	۲۹ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۱۹ء
۱۰	جماعت قادیان کی مذبوحی حرکات کا دلچسپ نظارہ (علماء دیوبند کی فتح)	۳ ربیع الاوّل ۱۳۳۸ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۹ء
۱۲	مرزائیت کا بیخ وبن سے استیصال (جماعت کے دعوہائے مناظرہ ومباہلہ کا خاتمہ)	۲ جمادی الاوّل ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۲۱ء

جیسا کہ آپ حضرات نے اس اشتہار میں ملاحظہ فرمایا کہ کل ۱۲ رسائل میں سے ۹ رسائل ہمارے پاس اب موجود ہیں۔ درج ذیل تین نہ تھے۔

۷...... جماعت قادیان مباہلہ بلاشرط کے لئے آمادہ ہو جائیں: اس اشتہار کی مطبوعہ تاریخ کے بارے میں اشتہار نمبر ۸ کے پہلے صفحہ کی دوسری سطر پر لکھا ہے کہ: ’’اشتہار نمبر ۷ مؤرخہ ۲ ر ستمبر ۱۹۱۹ء کو شائع ہوا‘‘

۹...... اس کی تاریخ یا عنوان کا ذکر نہیں ملا۔

۱۱...... جماعت قادیان کی نجات کا مختصر راستہ:

اس مندرجہ بالا اشتہار کے پاکستان کے دینی جرائد میں شائع ہونے کے باوجود بھی یہ تین رسائل دستیاب نہ ہوسکے۔ تین چار ماہ انتظار کیا۔ ان بارہ رسائل میں سے جو نو رسائل ہمارے پاس موجود تھے وہ کمپوز کرالئے، پروف پڑھ لئے، مگر روکے رکھا کہ شاید مطلوبہ تین اشتہار مل جائیں تو ایک ساتھ بارہ کے بارہ شائع کرنے کی سبیل بن جائے۔ ان تین رسائل کے حصول کے لئے فقیر نے دو درجن سے زائد لائبریریوں کا وزٹ کیا۔ مبلغین حضرات نے جو لائبریریاں ملاحظہ کیں، وہ اس کے علاوہ ہیں۔ اس جدوجہد میں پچاس سے ایک سو کے قریب ایسی کتب ورسائل مل گئے جو پہلے سے ہمارے پاس نہ تھے۔ بلاشبہ یہ بڑی پیش رفت ہے۔ لیکن وہ مطلوبہ رسائل نہ مل پائے تو اب مزید ان کو روکے رکھنے کی بجائے اس جلد میں شائع کر رہے ہیں۔ مطلوبہ رسائل جب مل گئے تو وہ اگلی جلدوں میں آجائیں گے۔

آج تک تو کبھی ایسے نہیں ہوا کہ کسی رسالہ کی کوشش کی ہو اور نہ ملا ہو۔ اب بھی اللہ رب العزت کی رحمت سے یہی امید ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم، جودواحسان سے ہماری امید کی جھولی کو ضرور پر کریں گے۔ ان شاءاللہ! اس داتا کے خزانہ میں کیا کمی ہے۔ سردست اس جلد میں یہ نو رسالے آپ ملاحظہ کریں گے۔

۱۰ تا ۱۵...... مرزا غلام احمد قادیانی کا خارج اسلام ہونا: اس نام کے ۱۹۲۲ء میں حاجی عبدالواحد کوچہ پیر شیرازی چوک متی لاہور نے چھ حصے تحریر کئے۔

حصہ اوّل میں بیس جھوٹے مدعیان نبوت کے حالات لکھ کر ایک مرزا قادیانی کے رؤیا کی روشنی میں اس کو اکیسواں جھوٹا ثابت کیا اور پھر قادیانی کفریہ عقائد پر بحث کر کے اس کو کذاب وکافر ثابت کیا۔ دوسرے حصہ میں قادیانی بیس عبارتوں سے ملعون قادیان کو کذاب ثابت کیا ہے۔ تیسرے حصہ میں چھ قادیانی عبارتوں سے ملعون قادیان کو کذاب ثابت کیا ہے۔ چوتھا حصہ حیات مسیح علیہ السلام کے مباحثہ پر مشتمل ہے۔ پانچویں حصہ میں کفریات مرزا پر بحث ہے۔ حصہ ششم میں علامات قیامت پر بحث ہے۔

۱۶...... حضرت مسیح کا صلیب پر نہ چڑھنا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پہچان قدیم عیسائیوں کی کتابوں سے: رسالہ کے نام سے مضمون واضح ہے۔ یہ رسالہ بھی حاجی عبدالواحد لاہوری کا مرتب کردہ ہے۔

۱۷...... عیسائیت اور مرزائیت کا خاتمہ: حاجی عبدالواحد صاحب کا مرتب کردہ ہے۔ ستار پریس دہلی سے چھپا۔ حاجی عبدالواحد صاحب کا ستار پریس لوہاری گیٹ پیر شیرازی چوک متی لاہور میں تھا۔ اس کی دوسری شاخ مسجد فتح پوری شرقی دروازہ دہلی کے پاس تھی۔ اس رسالہ کا ۴؍ستمبر ۱۹۲۱ء سن طباعت ہے۔ مکمل ایک صدی بعد اسے شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

۱۸...... علامات قیامت (سلسلہ ٹریکٹ نمبر۱): کوچہ رحمان مسجد ایک برج والی بازار بلیماران دہلی میں ایک انجمن سیف الاسلام قائم کی گئی۔ وہ ماہ وار پمفلٹ شائع کرتے تھے۔ یہ ان کا پہلا پمفلٹ جو ۱۵رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۲؍جنوری ۱۹۳۳ء میں اورینٹل پرنٹنگ ورکس کوچہ میر عاشق دہلی سے شائع ہوا۔

۱۹...... ختم نبوت: انجمن سیف الاسلام دہلی کا ٹریکٹ نمبر۳ جو ۲۰؍محرم ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۶؍مئی ۱۹۳۳ء کو ادریس المطابع دہلی سے چھپا۔

۲۰...... ختم نبوت: انجمن سیف الاسلام دہلی کا ٹریکٹ نمبر۴۔

۲۱...... ختم نبوت: انجمن سیف الاسلام دہلی کا ٹریکٹ نمبر۵۔

۲۲...... ختم نبوت: انجمن سیف الاسلام دہلی کا ٹریکٹ نمبر۶۔

۲۳...... فیصلہ آسمانی درباب مسیح قادیانی، بدیہی صداقت کا اظہار اور ہزار روپیہ کا اشتہار: حضرت مونگیروی کے رسالہ ’’فیصلہ آسمانی درباب مسیح قادیانی‘‘ کے جواب کے لئے قادیانیوں کو کہا گیا ہے۔ جناب ابراہیم حسین خان رتن پوری دربھنگہ کا مرتب کردہ ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں۔ دہلی پرنٹنگ پریس دہلی سے شائع ہوا۔

۲۴...... دروغ قادیانی منتخب از نشان آسمانی: مخدومنا ومخدوم العلماء حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری نے ملعون قادیان کے خلاف ایک کتاب ’’فیصلہ آسمانی‘‘ تحریر فرمائی۔ اس کے خلاف ’’نشان آسمانی‘‘ نامی اشتہار مونگیر کے علاقہ کے کسی قادیانی نے لکھا۔ اس کا حضرت مونگیریؒ کے مسترشد ابراہیم حسین خان رتن پوری دربھنگوی نے جواب ’’دروغ قادیانی منتخب از نشان آسمانی‘‘ کے نام سے تحریر فرمایا۔ سن اشاعت درج نہیں۔ الپنجخ پریس بانگی پور سے شائع ہوا۔

۲۵...... قادیانی مسیحیت کے قلعہ پر اسلامی دلائل وبراہین کی فیصلہ کن گولہ باری، ایک محقق اور راسخ العقیدہ مسلمان اور مرزا قادیانی کے درمیان حیات وممات مسیح علیہ السلام پر (خیالی) مکالمہ: حضرت مولانا ابوعبیدہ نظام الدین بی۔اے کوہاٹی مرحوم (پیدائش: ۱۸۹۶ء، وفات: ۵؍جولائی ۱۹۸۵ء) کے رسائل وکتب ہم احتساب قادیانیت جلد۱۴ میں شائع کر چکے ہیں۔ اب مزید دو رسائل ملے۔ پہلا رسالہ یہی ہے جو پیش خدمت ہے۔

۲۶...... کھلی چٹھی: از ابوعبیدہ نظام الدین بی۔اے کوہاٹی مبلغ اسلام، ’’قادیانی سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن کے نام۔ سیٹھ جی کا اکیس ہزاری انعامی اعلان یا رادھو کا ۲۱ من تیل سے مشروط ناچ۔ مبلغ

اسلام کا جوابی چیلنج پانچ ہزار روپے انعامی اعلان۔ شرط صرف یہ کہ قادیانی جماعت ثالث کے فیصلہ پر قبول حق کا عہد کرے۔‘‘ مندرجہ بالا عبارت مکمل صفحہ ٹائٹل پر لکھی ہوئی ہے جو ہم نے نقل کر دی۔

حسن اتفاق! اس جلد کا رسالہ نمبر ۲۵ قادیانی مسیحیت کے قلعہ پر اسلامی دلائل و براہین کی فیصلہ کن گولہ باری...... الخ! چناب نگر مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں اس کی پروف ریڈنگ کی۔ شام کو سفر کیا۔ ۸/۹ گھنٹے کا سفر کر کے رات گئے کوہاٹ حاضری ہوئی۔ کھانا کھایا، نماز پڑھی، سو گئے۔ مدرسہ حقانیہ سراجیہ پنڈی روڈ کوہاٹ، مؤرخہ ۱۰/دسمبر ۲۰۲۰ء کو صبح فجر پڑھ کر رسالہ ہذا ’’کھلی چٹھی‘‘ کی پروف ریڈنگ کے لئے جب اسے ہاتھ میں لیا تو رواں رواں مارے خوشی کے جھوم جھوم اٹھا کہ عجیب اتفاق بلکہ حسن اتفاق کہ مصنف نے یہ رسالہ جس شہر (کوہاٹ) میں آج سے صدی، پون صدی پہلے لکھا اس کی اشاعت ثانی (درمحاسبہ قادیانیت کے لئے پروف ریڈنگ بھی اسی شہر (کوہاٹ) میں ہوئی۔ ان بیسیوں اتفاقات کو دیکھ کر توقع تو یہ ہے کہ یہ کام عنداللہ مقبول ہے اور اس کے صدقے میں نجات کی بھی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم سخی داتا ہے۔ ایسے ہی فرمادے تو اس کی ذات کے سامنے کوئی مشکل نہیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

انجمن اشاعت اسلام پشاور نے یہ رسالہ شائع کیا اور پشاور یوسفی پرنٹنگ پریس سے شائع ہوا۔

۲۷...... **تکذیب قادیانی از نشان آسمانی:** یہ رسالہ مولانا محمد ابوالحسن دربھنگوی کا مرتب کردہ ہے۔ فیصلہ آسمانی حضرت مونگیروی نے لکھا۔ اس کے خلاف قادیانیوں نے نشان آسمانی شائع کیا۔ اس کے رد میں خانقاہ مونگیر شریف کے حضرات نے رسائل لکھے۔ یہ رسالہ بھی اس سلسلہ کی کڑی ہے۔ سن اشاعت اور پریس وغیرہ کا نام درج نہیں۔

۲۸...... **مرزائی مناظرہ کا بدیہی فیصلہ:** مونگیر میں مولانا عبدالوہاب فاضل بہاری اور عبدالماجد قادیانی کے درمیان مناظرہ طے پایا۔ اس پر مولانا ابوالحسن عبدالاحد دربھنگوی نے یہ تحریر شائع کرنے کے لئے تحریر کی۔ جب مرزا قادیانی کے خود اقرار موجود ہیں کہ اگر یہ نہ ہوا یا میں نے نہ کیا تو میں جھوٹا ہوں۔ ان باتوں کے ہوتے ہوئے عبدالماجد قادیانی ملعون قادیان کو کیسے مسیح موعود ثابت کر سکتا ہے۔ جب کہ موضوع مناظرہ ہی مرزا قادیانی کا مسیح ہونا مرزائی مناظر نے ثابت کرنا ہے۔ یہ مختصر تحریر اشاعت کے لئے پریس روانہ کی۔ لیکن تاخیر سے شائع ہوئی۔ پھر بھی انہوں نے خلق میں اسے تقسیم کیا۔ اس کی ابتداء میں ’’اہل حق کو بشارت‘‘ کے نام سے دو صفحوں پر قادیانیت کے خلاف شائع شدہ بارہ کتابوں کا تعارف شامل ہے اور پھر ’’مرزائی مناظرہ کا بدیہی فیصلہ‘‘ یہ تحریر ۱۹۱۱ء کی ہے۔ رسالہ نعمانی پریس بانکی پورہ سے شائع ہوا۔

۲۹...... **حیات وممات مسیح علیہ السلام:** پنڈت پرشوتم دیوست دھاری نے مطبع آگرہ اخبار آگرہ سے شائع

کیا۔اوشدھالیہ اٹاوہ یو۔ پی سے ان کی کتاب ’’دین حقیقی‘‘ شائع ہوئی۔ یہ خود بھی مامور من اللہ کے مدعی تھے لیکن ان کے رسالہ سے لگتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے عقائد ونظریات اور قرآن مجید کے متعلق خاصی معلومات رکھتے تھے۔ وہ جانے ان کا دعویٰ ماموریت جانے۔ اس رسالہ میں انہوں نے قادیان کے کذاب کو جس طرح رگیدا ہے وہ دکھانے کے لئے اس کی اشاعت کی ہے۔ اللہ رب العزت معاف فرمائیں کہ اس کے علاوہ ہمارا اور کوئی مقصد نہیں۔ ایک جگہ چند سطریں حذف بھی کیں۔ آپ بھی کھلی آنکھوں سے اسے پڑھیں گے تو احتساب قادیانیت کی جدوجہد میں یہ کردار بھی آپ کے سامنے آجائے گا۔

رسالہ ناقص ملا۔ صفحہ نمبر۳۵ کے بعد۲ صفحات ندارد ہیں۔

۳۰…… دافع اوہام (یعنی سرمۂ چشم قادیانی): یہ رسالہ بھی پنڈت پرشوتم اٹاوہ کا مرتب کردہ ہے۔ آپ ہندو مذہبی رہنما تھے۔ مرزا قادیانی نے مسیح، مہدی، نبی، رسول کے ساتھ اوتار، کرشن، کلنکی اوتار کا بھی دعویٰ کیا اور ہندوؤں کے خلاف سرمۂ چشم آریہ اور آریہ دھرم کتابیں لکھیں۔ پنڈت پرشوتم نے ’’دیوست دھاری‘‘ (مامور من اللہ) کا دعویٰ کر دیا اور دلیل یہ دی کہ اگر مسلمانوں میں کلنکی اوتار اور کرشن اوتار کا مرزا قادیانی دعویٰ کر سکتے ہیں تو میں ہندو ہو کر مامور من اللہ کا دعویٰ کیوں نہیں کر سکتا؟ افسوس کا باعث اور مسلمانوں کے لئے دوہرے غم کا سبب یہی تھا کہ ملعون قادیان جو اپنے الٹے پلٹے دعاوی میں جن مذاہب مثلاً مسیحوں یا ہندوؤں کے خلاف بدزبانی کرتا، اس کے جواب میں ان مذاہب کے لوگ گالیاں اسلام کو دیتے۔ ہندوستان میں ملعون قادیان کے دعویٰ ملعونہ کے بعد جو اسلام کو گالیاں غیر مذاہب نے دیں، ان سب کا سبب یہ ملعون قادیان تھا۔ لیکن پنڈت پرشوتم ہندو ہونے کے باوجود اس نے اپنے ان رسائل میں اسلام کو گالیاں دینے کی بجائے ملعون قادیان کو ڈانگ کی نوک پر رکھا۔ اپنے ہندو عقائد یا اپنے دعاوی کے دلائل کی بجائے چند جگہ اشارے کئے جسے ہم نے سنسر کر دیا۔ بعض ناگزیر رہنے بھی دیئے۔ ورنہ سباق کے بغیر سیاق کو سمجھنا مشکل ہو جاتا۔ ’’دافع اوہام‘‘ اس رسالہ کے ٹائٹل پر حصہ اوّل لکھا ہے۔ دوسرا حصہ شائع ہوا اور ہمیں دستیاب نہیں ہوا یا سرے سے چھپا ہی نہیں۔ پہلی بات (کہ ہمیں دستیاب نہیں ہوا۔) یقینی ہے اور دوسری ظنی ردقادیانیت کے خلاف جس نے قلم اٹھایا جو ہمیں میسر آیا مسلم غیر مسلم کا ہم نے اسے جمع کرنے میں سعی کی کہ یہ چیزیں بھی تاریخی ورثہ ہیں۔ ہاں! ’’کلیات آریہ‘‘ سے ’’تکذیب براہین احمدیہ‘‘ وغیرہ وہ ایسی طرز پر ہیں کہ مرزا کے رد میں انہوں نے اسلام کا رد کیا۔ اس لئے کہ یہ ملعون قادیان خود کو اسلام کا نمائندہ کہتا تھا۔ بہت ساری اس طرز کی کتب کو شائع کرنے سے گریز اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے ضروری تھا۔ ہندوؤں میں سے پنڈت پرشوتم کے پہلے یہ دو رسالے ہیں جو ہم شائع کر رہے ہیں۔ اس سے قبل مسیحی حضرات کے بھی بعض

رسائل شائع کئے۔ دونوں جگہ سنسر سے بھی کام لیا۔ اس کے باوجود کوئی قابل اعتراض چیز رہ گئی تو وہ ہماری دانست کا قصور ہے۔ توقع ہے کہ باری تعالیٰ سہو وخطاء کو ضرور معاف فرمائیں گے۔ اس لئے کہ وہ علیم بالذات الصدور ہیں اور ہم اس پر اللہ رب العزت کے علم کو گواہ بناتے ہیں کہ ہم نے یہ عمداً نہیں کیا۔ غیر دانستہ طور پر بھی اللہ تعالیٰ سے معافی کے طلب گار ہیں۔ یہ رسالہ ۱۹۲۴ء کا شائع شدہ ہے۔ یعنی ۲۰۲۰ء میں اس کے ایڈیشن اوّل پر چھیانوے برس گزر چکے ہیں۔

۳۱...... **بم کا گولہ، قادیانی کذاب کے گیارہ سفید جھوٹ:** مولانا ابوالبیان محمد داؤد پسروری خطیب امرتسر مسجد شیخ بڈھا نے مجددی پریس امرتسر سے چھپوا کر شائع کیا۔ سن اشاعت درج نہیں۔

۳۲...... **مختصر سوانح وعقائد باطلہ وفاسدہ مرزا قادیانی:** مولانا ابوالبیان محمد داؤد پسروری خطیب جامع مسجد شیخ بڈھا امرتسر نے الیکٹرک پریس امرتسر ہال بازار سے چھپوا کر شائع کیا۔ تاریخ اشاعت درج نہیں۔ تاہم دونوں رسائل پاکستان بننے سے قبل کے ہیں۔ گویا ایک صدی قبل کے رسائل کی اشاعت۔ زہے مقدر! مذکورہ بالا رسائل سے قبل مولانا داؤد پسروری کا ایک رسالہ ''آسمانی کڑک'' احتساب قادیانیت جلد ۵۱ میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔

۳۳...... حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری کے رسائل دربارہ ردقادیانیت ہم احتساب قادیانیت کی جلد ۱۰ میں شائع کر چکے ہیں۔ اب آپ کی اپنی لائبریری جو دارالعلوم دیوبند میں موجود ہے، اس سے درج ذیل دو رسائل حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے بھجوا کر احسان فرمایا ہے۔ ان کے شکریہ کے ساتھ پہلے رسالہ کو ایک سو دس سال بعد ہم دوبارہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ رسالہ کا نام ''**مرزا غلام احمد قادیانی کا فیصلہ**'' ہے۔ یہ اخلاقی پریس بانکی پور محلہ رمنہ سے شائع ہوا۔

۳۴...... اسی طرح دوسرا رسالہ ''**نورالحسن قادیانی کی کھلی چٹھی کا جواب**'' کے نام سے ہمارے مخدوم گرامی حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری نے تحریر فرمایا۔ ایک سو پانچ سال بعد دوبارہ اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔

۳۵...... جناب زاہد صدیقی صاحب پہلے حیدرآباد دکن اور تقسیم کے بعد کراچی میں رہے۔ آپ دیندار انجمن کے مبلغ تھے اور بڑی سرگرمی کے ساتھ صدیق دیندار چن بسویشور کا پرچار کرتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد مظفرآباد آزاد کشمیر میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں جناب ماہرالقادری مدعو تھے۔ وہاں کراچی انجمن دیندار کے نفس امارہ سعید بن وحید بھی مدعو تھے۔ مؤخرالذکر نے تقریر میں انجمن دیندار کے نظریات کا پرچار کیا۔ اس پر جناب مولانا ماہرالقادری نے بروقت گرفت کی۔ جناب زاہد صدیقی اس موقعہ پر چشم

دیدشاہد تھے۔حق تعالیٰ نے یاوری کی کراچی جاکر صدیقی صاحب مولانا ماہر القادری سے ملے اور پھر حق تعالیٰ کے کرم سے آگے چل کر دیندار انجمن کے عقائد ملعونہ سے توبہ کر کے اسلام قبول کرلیا۔اپنے قبول اسلام پر ایک مضمون لکھا جو فاران کراچی میں شائع ہوا۔اس پر جناب ماہر القادری نے تفصیلی نوٹ لکھا اوران کے وقیع نوٹ کے ساتھ یہ مضمون ’’فاران‘‘فروری ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا۔

بعد میں یہی مضمون اسلامک بک سنٹر مسجد چوک حیدرآباد دکن نمبر۲ آندھرا پردیش سے رسالہ کی شکل میں شائع ہوا۔اس پر ناشر نے یہ نوٹ دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

جناب زاہد صدیقی صاحب کا ایک مضمون بعنوان’’بے نقاب‘‘ دیندار انجمن کے تعلق سے ماہنامہ’’فاران‘‘ میں مدیر فاران کے نوٹ کے ساتھ شائع ہوا۔مضمون کی اہمیت اورافادیت کے پیش نظر ہم اس کواس پمفلٹ میں شائع کررہے ہیں۔ہر مسلم بھائی سے اس کے مطالعہ کی درخواست کرتے ہیں۔فقط!

محمد سردار خاں،جنرل مرچنٹ ہمناباد

چنانچہ’’فاران‘‘ میں شائع شدہ اس مضمون کو فائن آرٹ لیتھوانیڈ آفسٹ ورکس پریس حیدرآباد دکن سے شائع کیا گیا اور اس مضمون پر مشتمل رسالہ کا نام’’دیندار بے نقاب‘‘ رکھا گیا۔اس کے کل ۵۶ صفحات تھے جواب کمپیوٹر پر کم ہوگئے ہیں۔یہ رسالہ ہمیں شاہی کتب خانہ دیوبند کی محفوظات نمبر۱۳ سے حضرت مولانا شاہ عالم گورکھ پوری کے ذریعہ موصول ہوا جسے ہم محاسبہ قادیانیت کی ج ۱۳ میں شامل کررہے ہیں۔فاران میں مضمون کے شائع ہونے کا سن وماہ اور پھر رسالہ کی شکل میں اشاعت کے سن وماہ پر ہم اطلاع نہ پاسکے۔تاہم ۱۹۶۰ء کی دہائی بات ہوگی۔مولانا شاہ عالم صاحب کی نوازش کریمانہ کا شکریہ کہ ایک قیمتی دستاویز دوبارہ شائع ہوگئی۔محاسبہ قادیانیت میں اس کی اشاعت کا باعث یہی ہے کہ دیندار انجمن ملعون قادیان کی ذریۃ البغایا ہے اوربس!

۳۶...... جناب زاہد صدیقی کا دوسرا رسالہ جس کا نام’’دیندار انجمن کی منافقانہ چال‘‘ ہے۔تحریر کیا جو پیش خدمت ہے:

۱......	مولانا عبدالسمیع انصاری دیوبندی	کے	۹	رسائل
۲......	حاجی عبدالواحد کوچہ پیر شیرازی لاہور	کے	۸	رسائل
۳......	انجمن سیف الاسلام دہلی	کے	۵	رسائل

۴...... ابراہیم حسین خان رتن پوری دربھنگہ	کے	۲	رسائل
۵...... ابوعبیدہ نظام الدین بی.اے	کے	۲	رسائل
۶...... مولانا ابوالحسن دربھنگوی	کے	۲	رسائل
۷...... پنڈت پرشوتم دیوست دھاری	کے	۲	رسائل
۸...... مولانا محمد داؤد پسروری	کے	۲	رسائل
۹...... مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری	کے	۲	رسائل
۱۰...... جناب زاہد صدیقی	کے	۲	رسائل
گویا دس حضرات کے	کل	۳۶	رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں۔

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا ملتان ...... ۲۵؍جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ، ۸؍فروری ۲۰۲۱ء

مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ خانیوال کے چچا اور کزن کا وصال

مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ خانیوال کے چچا غلام صدیق اور کزن قاری ظفر اقبالؒ وصال فرما گئے۔ ۲۰؍مارچ ۲۰۲۱ء ان کی نماز جنازہ ادا کر دی گئی۔ دونوں حضرات زہد وتقویٰ کا عملی نمونہ تھے، حق گوئی بے باکی، اوصاف وکمالات میں اسلاف کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ آپ نے قرآن پاک کی تعلیم اور تبلیغ کے لئے پوری زندگی وقف کر رکھی تھی اور مشن ختم نبوت سے بے پناہ محبت تھی آپ خوش طبع ملن سار باکردار، خوش اخلاق، اجلی سیرت وصورت کے مالک تھے۔ ان کے جنازہ میں علماء وطلباء کے علاوہ سیاسی ومذہبی قائدین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قارئین لولاک سے دعا مغفرت کی درخواست ہے۔

حافظ عبدالرحمٰن شیخ پنوعاقل کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور پنوعاقل کے دیرینہ مخلص ساتھی جناب حافظ عبدالرحمٰن شیخ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد ۲؍اپریل ۲۰۲۱ء بروز جمعہ صبح کے وقت اللہ کو پیارے ہوگئے۔ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قاری عبدالقادر چاچڑ، جناب غلام شبیر شیخ، حافظ عبدالغفار شیخ، جناب محمد زمان انڈھڑ، مولانا محمد حسن جتوئی اور دیگر حضرات نے جنازہ میں شرکت کی۔ سکھر ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے جماعتی احباب کے ساتھ حافظ عبدالرحمٰن کے لواحقین سے تعزیت کی اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

ریاض احمد گوہر شاہی کے کفریہ عقائد پر فتاویٰ جات

مولانا توصیف احمد

ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف امت مسلمہ کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے کفر کا فتویٰ دیا۔

انہوں نے اپنے فتاویٰ جات میں لکھا:

۱...... یہ شخص اور اس کی جماعت اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں قرآن وسنت اور اکابرین امت کی تصریحات یہ ہیں کہ ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

۲...... ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کی جماعت کے ساتھ تعلق رکھنا اور رشتہ ناتہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۳...... ان لوگوں کا ذبیحہ مردار ہے۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، جامعہ دارالعلوم کراچی کی طرف سے مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ، جبکہ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی اور دارالافتاء ختم نبوت کی طرف سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی محمد نظام الدین شامزی، مفتی محمد جمیل خان، مفتی سعید احمد جلال پوری کے علاوہ بریلوی مکتبہ فکر کے ۵۰ سے زائد علماء کرام جن میں مفتی احمد میاں برکاتی، صاحبزادہ علامہ ابوالخیر محمد زبیر، علامہ شاہ اویس نورانی، دارالعلوم امجدیہ کراچی، دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی، جامعہ رضویہ مظہر العلوم فیصل آباد، دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام جہلم، مدرسہ نظامیہ تجوڑی بنوں و دیگر کئی مدارس کے علاوہ امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ سبیل نے بھی ریاض احمد گوہر شاہی کے گمراہ اور کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔

ریاض احمد گوہر شاہی کے کفریہ و گمراہ کن نظریات کی ایک جھلک

گوہر شاہی کہتا ہے: میری تصویر حجر اسود، چاند، سورج، ستاروں اور مریخ میں ہے

گوہر شاہی کہتا ہے: میں امام مہدی ہوں، مامور من اللہ ہوں، آپ ﷺ ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں

گوہر شاہی کہتا ہے: اللہ رب العزت لاعلم، مجبور، بیمار اور نہ دیکھنے، سننے والی ذات ہے

گوہر شاہی کہتا ہے: حضرت آدمؑ میں بغض وحسد اور شیطانی اثرات تھے

گوہر شاہی کہتا ہے: حضرت موسیٰ کا مزار یہودیوں کے لئے شراب نوشی اور فحاشی کا اڈہ بن گیا ہے

گوہر شاہی کہتا ہے: قرآن کے تیس پاروں کے علاوہ دس سپارے اور ہیں

گوہر شاہی کہتا ہے: غیر محرم عورتیں اپنے پیر و مرشد کی جسمانی خدمت کرسکتی ہیں

گوہر شاہی کہتا ہے: میرے من میں خدائی ہے، مجھے اور اللہ کو پکارنا برابر ہے

گوہر شاہی کہتا ہے: شراب حلال ہے، ڈانس کرنا اور چرس پینا، پلانا جائز ہے

مریدین گوہر شاہی کہتے ہیں: ریاض احمد مالک الملک اور کائنات کی بہت بڑی ہستی ہیں

مریدین گوہر شاہی کہتے ہیں: گوہر شاہی کی دائیں، بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر اسم اللہ، اسم محمد لکھا ہوا ہے

مریدین گوہر شاہی کہتے ہیں: ریاض احمد مشکل کشا، نجات دہندہ ہے، اس کا چہرہ خدا کا چہرہ ہے

عدالتی فیصلے

آئینی وقانونی اعتبار سے ڈیرہ غازی خان کی عدالت میں ریاض احمد گوہر شاہی کے مرید اسحاق کھیڑا پر ایف آئی آر نمبر ۹۸/۱۲۸، مقدمہ نمبر ۹۸/۶ بجرم ۲۹۵۔اے کے تحت درج کرائی، جس پر عدالتی کارروائی کے بعد ۱۷/مارچ ۱۹۹۹ء کو عمر قید کی سزا دی گئی، جبکہ میر پور خاص کی عدالت نے ریاض احمد گوہر شاہی پر ایف آئی آر نمبر ۱۰۸، مقدمہ نمبر ۹۹/۲۷ دفعہ ۲۹۵۔اے، ۲۹۵۔بی اور ۲۹۵۔سی کے تحت مجرم قرار دے کر کل ۹۳ سال قید کی سزا دی، جبکہ سیشن جھنگ نے ۲۷ مارچ ۲۰۰۹ء کو مقدمہ نمبر 66/2006 بجرم 295/c مریدین گوہر شاہی کو سزائے موت سنائیں۔

ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے مریدین کے گمراہ کن رسائل

۱...... روحانی سفر، ۲...... حق کی آواز، ۳...... تریاق قلب، ۴...... مینارہ نور، ۵...... پندرہ روزہ صدائے سرفروش، ۶...... دین الٰہی، ۷...... تحفۃ المجالس، ۸...... سالنامہ گوہر، ۹...... روشناس، ۱۰...... یادگار لمحات، ۱۱...... عقیدت کے پھول۔

اپیل: مسلمان ان رسائل کو پڑھنے سے پرہیز کریں۔ فتنہ گوہر شاہی اور اس کی جماعت انجمن سرفروشان اسلام، دین محمدی اور اسلام کے خلاف ایک ناسور ہے۔ یہ گروہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالنے، ان کو کافر بنانے، مسلمانوں کو دینی، معاشی، معاشرتی ہر اعتبار سے کمزور کرنے کے درپے ہے۔ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ خود بھی اس فتنہ سے بچیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس فتنہ سے بچانے کی کوشش کریں۔

منہ نہ دکھائے

میر انیس مبتلائے تپ تھے۔ مفتی میر عباس مرحوم عیادت کو آئے۔ نبض دیکھ کر فرمایا اب تو بخار بہت خفیف ہوگیا ہے۔ میر صاحب نے کہا کہ ایک مشت استخواں کی ناتوانی دیکھ کر ایسا خفیف ہوا ہے کہ شاید اب منہ نہ دکھائے۔ (کشت زعفران ص ۳۹)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے...... مبصر: مولانا اللہ وسایا

ناصبیت تحقیق کے بھیس میں: مصنف: حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی: صفحات: ۳۸۲: ناشر: مکتبہ سید احمد شہید • ا۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور!

حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جنہوں نے نابغہ روزگار حضرت مولانا حیدر حسن خان ٹونکی ایسے حضرات سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ آپ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے فاضل تھے۔ پاکستان بننے کے بعد کراچی تشریف لائے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں حدیث کے استاذ رہے۔ ماہنامہ بینات کے مدیر تھے۔ پھر جامعہ عباسیہ بہاولپور میں پڑھاتے رہے۔ حق تعالیٰ نے آپ سے بہت ہی خیر کے کام تکمیل کو پہنچوائے۔ آپ نے حدیث شریف کی کئی کتابوں کی شرح اور حواشی لکھے۔ غرض عمر بھر تعلیم وتعلم، قلم وقرطاس سے آپ کا تعلق رہا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے اثرات کو ملیا میٹ کرنے اور اس عقیدہ کے تحفظ کی جدوجہد کو ثانوی حیثیت دلانے کے لئے ایجنسیوں نے جو چالیں چلیں۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ محمود احمد عباسی رسوائے زمانہ ایک شخص سے ایک کتاب لکھوائی گئی۔ جس کا نام ’’خلافت معاویہؓ ویزید‘‘ تھا کتاب کیا تھی تحقیق کے نام پر کذب وافتراء کا مجموعہ۔ حوالہ جات میں قطع وبرید کا شاہکار، دجل کا مرقعہ، تلبیس ابلیس کا نیا ایڈیشن، فریب وخدع میں بڑوں بڑوں کے کان کترنے والی، مکروعیاری کا نیا چولہ۔ رافضیت نے اگر صحابہ کرامؓ سے عداوت کو مطمع نظر جانا تو اس ناصبی بدنصیب محمود احمد عباسی نے ناصبیت کے رنگ میں اہل بیت عظامؓ کی منقبت اور ان کے اعظم کارہائے نمایاں کو متنازع بنانے میں وہ گھناؤنا شاطرانہ، مکارانہ وملعونانہ ایسا خبیث وغلیظ کردار ادا کیا کہ جس نے اس کتاب کو پڑھا اس کے دجالانہ چال میں پھڑ کنے لگ گیا۔ اس کتاب نے اس زمانہ میں خارجیت کی ایسی خبیث روحوں پر مشتمل پنیری تیار کی کہ آج وہ کئی مسلم گھرانوں کو زیغ وضلال کے گرداب میں پھنسا چکی ہے۔

اس زمانہ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند ایسے حضرات نے بہت اہم اور بروقت اس کتاب کے زہر کو بے اثر کرنے کے اقدامات کئے۔ انہیں خوش نصیب حضرات میں سے ایک ہمارے ممدوح اور اس کتاب کے مصنف محقق العصر حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی بھی تھے۔ آپ نے ترکی بترکی اس کے ایک ایک فریب کو ایسا تارتار کیا کہ دنیائے تحقیق محوحیرت ہوگئی۔ ’’ناصبیت تحقیق کے بھیس‘‘ میں

اس کا نام رکھا۔ جو اہل علم نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور سر آنکھوں پر رکھا۔ لیکن اس کے بعد بھی مصنف نے اپنا سفر تحقیق جاری رکھا۔ بڑے تسلسل کے ساتھ ترتیب وتہذیب سے کام کو آگے بڑھایا۔ وہ تمام تحقیقی خزانہ مستور تھا۔ ہر کام کا حق تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ اب مصنف کے صاحبزادہ مولانا عبدالشہید نے وہ مخزونہ اشاعت کے لئے جناب مکرم رضوان نفیس کے ذریعہ مکتبہ سید احمد شہید کے مدیر شہیر نے دیدہ زیب شائع کردیا ہے۔ فقیر نے اس کے ابتدائی چند صفحات کا مطالعہ کیا ہے۔ کتاب ناصبیت کے دجل کو سمجھنے کے لئے ایک تریاق کا درجہ رکھتی ہے۔ جو بھی شخص اس کتاب کو یکسوئی سے پڑھے گا وہ کچھ بھی ہو خارجی وناصبیت کے چکر سے خلاصی حاصل کرلے گا۔ توفیق بخشنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اسے ضرور پڑھئے۔

یزید کی شخصیت علامہ ابن جوزی کی نظر میں: مترجم: مولانا مفتی محمد شعیب: صفحات:۱۹۰:

قیمت درج نہیں: ناشر: شاہ نفیس اکیڈمی لاہور: ملنے کا پتہ: مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

ابتداء چھٹی صدی ہجری کے بزرگ الامام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن جوزیؒ المعروف علامہ ابن جوزی سے ایک زمانہ واقف ہے۔ آپ نامور عالم ربانی اور کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ آپ کا ایک رسالہ ’’الرّد علی المتعصب العنید المانع من ذمّ یزید‘‘ ہے۔ آپ نے اس میں خالصۃً اسلامی منہج اور تحقیقاتی انداز میں باحوالہ احادیث وآثار واقوال صحابہ سے مدلل اس موضوع پر قلم اٹھایا اور عربی میں مختصر مگر جامع رسالہ مرتب کردیا۔

پاکستان میں بدنصیبی سے جہاں بہت ساری موجودہ بعض نوجوان علماء میں روشن خیالی در کر آئی ہے۔ اس میں ایک یزید کی حمایت اور سیدنا امام حسینؓ کے موقف کی تردید وتضحیک بھی ہے۔ ابھی چند دن ہوئے، ایک معروف خارجی جو مماتی بھی تھا اس کے تعزیتی ریفرنس میں بعض ایسے ایسے نام دیکھے کہ سوائے اظہار افسوس کے کچھ کہنا مشکل ہوگیا۔ علامہ ابن جوزی پوری امت کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ پندرہویں صدی میں جنم لینے والی زہریلی بیماری کا تریاق انہوں نے چھٹی صدی میں مہیا کردیا۔ ضرورت تھی کہ اسے اردو کا جامہ پہنایا جائے۔ چنانچہ جناب میاں رضوان نفیس کے کہنے پر جامعہ دارالتقویٰ چوبرجی لاہور کے حضرت مولانا مفتی شعیب احمد صاحب نے اس کا اردو ترجمہ کردیا جو رواں، سلیس اور قابل تحسین ولائق تبریک ہے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد مرحوم نے اس کا مقدمہ تحریر فرمادیا تھا۔ اس رسالہ کو شائع کرنے کے لئے جن مراحل سے گزرنا ہوا، جو اس سے غرض وغایت ہے اس کی تمام تر تفصیلات ’’صرف رضوان‘‘ میں شامل ہیں۔ ترجمہ کے لئے کیا منہج اختیار کیا گیا اس کی تفصیل مترجم نے خود قلم بند کردی

ہے۔مصنف علامہ ابن جوزی کے تفصیلی حالات بھی شامل اشاعت ہیں۔مکمل ترجمہ کے بعد آخر میں عربی رسالہ کا مکمل متن بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ان تمام خوبیوں کے ساتھ طباعت،کمپوزنگ،جلد و ٹائٹل اپنی تمام خوبیوں کے خود گواہ ہیں۔غرض فسق یزید پر اتنی جامع دستاویز محبین سیدنا حسینؓ کے لئے سرمہ نور ہدایت اور بیش بہا معلومات پر مشتمل قیمتی تاریخی تحقیقی دستاویز ہے۔امید ہے کہ شائقین ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔دام تزویر محبت یزید پلید کے مریض حضرات بھی توجہ سے پڑھ لیں تو امید ہے کہ محبت حسینؓ کے علم بردار بن جائیں۔

قادیانی طریقہ بیعت اور قادیانی دجل مع امت مسلمہ اور قادیانیوں کے درمیان عقیدہ ختم نبوت میں بنیادی فرق: مؤلف:مولانا عبیداللہ لطیف:صفحات:۴۴:ناشر:ختم نبوت ریڈرز کلب پاکستان،ختم نبوت اکیڈمی جمیل آباد فیصل آباد:رابطہ نمبر:**0304-6265209**!!

جناب مولانا عبیداللہ لطیف صاحب نے ردّ قادیانیت پر پہلے تین کتابیں لکھیں ہیں۔اب یہ چوتھی کاوش ان کی سامنے آئی ہے۔آپ نے قادیانی بیعت فارم پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے اور اس کا خبث باطن،دجل دجال کا پردہ چاک کر کے اس دھوکہ دہی،فریب و مکر،کذب و زور کو الم نشرح کر دیا ہے اور اپنے موضوع پر شاندار کامیابی سے ہم کنار ہوئے ہیں۔

رسائل مفتی محمود: مترجم:قاری فیاض الرحمٰن علوی،مولانا ڈاکٹر عبدالحکیم اکبری:صفحات:۲۰۸:قیمت:۴۰۰ روپے:ناشر:مفتی محمود اکیڈمی پاکستان،جمعیت سیکرٹریٹ موگول کمپاؤنڈ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی:رابطہ نمبر:**021-34190406**

ہمارے مخدوم مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے عربی میں تین رسائل ہیں،(۱)التسهيل لاحكام الترتيل،(۲)زبدة المقال فی رویة الهلال،(۳)المتنبی القادیانی من هو؟

پہلے رسالہ کا ترجمہ قاری فیض الرحمٰن نے کیا اور آخری دو کا ترجمہ ڈاکٹر عبدالحکیم اکبری نے کیا۔خوشی ہے کہ ان حضرات کی مساعی جمیلہ سے،یہ رسالے جمع بھی ہو گئے اور ترجمہ ہونے کے ساتھ اردو دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔ملک عزیز کے نامور مصنف جناب محمد فاروق قریشی کے اہتمام سے مفتی محمود اکیڈمی کراچی کے تحت بہت سارا مفید لٹریچر و کتب شائع ہوا اور مزید بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

حضرت مفکر اسلام مفتی محمودؒ کا فتاویٰ محمودیہ،تفسیر محمود اور ترمذی شریف کی شرح کے شائع ہونے کے بعد اب ان رسائل کی اشاعت باعث مسرت ہے۔اعلان کیا گیا ہے کہ حضرت مفتی محمودؒ کے پچاس خطبات بھی کمپوز ہو چکے ہیں جو شائع ہوا چاہتے ہیں۔خدا کرے کہ جلدی ہو جائے۔آمین!امید ہے کہ اہل علم ان رسائل سے بھرپور نفع حاصل کریں گے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنس منکیرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جمب پلی اڈہ تحصیل منکیرہ ۳؍مارچ ۲۰۲۱ء بعد نماز ظہر تحفظ ختم نبوت کانفرنس چک نمبر۶۹؍ایم ایل (برائے ایصال ثواب مہر لال دین مرحوم) مولانا محمد یوسف جنڈانوالہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز حافظ امیر معاویہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، ہدیہ نعت مقبول حافظ محمد زبیر لغاری، یاسر خان اور مولانا اللہ ڈتہ ساقی نے پیش کیا، مولانا عبدالماجد حیدری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ، اور مولانا محمد زبیر ولید، مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کے خطابات ہوئے، مولانا صفی اللہ جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام پنجاب کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی، نقابت کے فرائض قاری اسماعیل ۵۲ چک اور ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے سرانجام دیئے۔

تحفظ ختم نبوت وشان صدیق اکبرؓ کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام ۳؍مارچ ۲۰۲۱ء ڈی سی ہائر سیکنڈری سکول رحمو والی میں تحفظ ختم نبوت وشان صدیق اکبرؓ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے سائیں نور محمد شاہ ماسٹر محترم عطاء الحسن بلو، مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا۔ ماسٹر محمد بخش عاربی نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳؍مارچ ۲۰۲۱ء عمر ڈوہو سرحد ضلع گھوٹکی ہائر سیکنڈری سکول میں بارہ تا دو بجے تک تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب عطاء الحسن بلو، مولانا محمد یوسف شیخ اور مولانا محمد حسین ناصر نے بیان کئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

۳؍مارچ ۲۰۲۱ء جامع مسجد قادر پور ضلع گھوٹکی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی کے امیر سید نور محمد شاہ مولانا عبداللہ سومرو لاڑکانہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کروڑ لعل عیسن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳/مارچ ۲۰۲۱ء جامع مسجد نور المعروف بھڈ یوالی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد حسین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کی صدارت میں منعقد ہوئی، آغاز قاری محمد ارشد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، ہدیہ نعت مقبول حافظ رانا محمد ابراہیم احراری، حافظ علی معاویہ نے پیش کیا۔ مولانا قاری عبدالشکور لیہ، مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے خطابات ہوئے۔ اسٹیج کے فرائض مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ نے سرانجام دیئے۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنانواں کے زیر اہتمام ۴/مارچ ۲۰۲۱ء جامع مسجد المجاہد میں منعقد ہوا۔ طالب علم محمد ندیم کی تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا، ہدیہ نعت مقبول محمد اکرم خوشتر نے پیش کیا، مولانا محمد طارق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی اور مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ کے خطابات ہوئے، نقابت کے فرائض حضرت مولانا عبدالحمید حقانی نے سرانجام دیئے۔

درس ختم نبوت جامع مسجد اہل بیتؓ و مدرسہ حسنؓ و حسینؓ بھاگل

۴/مارچ ۲۰۲۱ء جامع مسجد اہل بیتؓ و مدرسہ حسن وحسین میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے مولانا علی معاویہ کے ہاں نماز فجر کے بعد درس دیا۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دارالعلوم حنفیہ فریدیہ جامع مسجد خاتم النبیین گلی بستی شریف والی میں مورخہ ۴/مارچ ۲۰۲۱ء سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت حاجی محمد حنیف نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، معروف خطیب مولانا پیر مسعود احمد چشتی، جمعیت علماء اسلام کے قاری ابوبکر صدیق، مولانا ابوبکر عاصم، مولانا طارق محمود قاسمی، مولانا محمود الحسن، مولانا رشید احمد، مولانا محمود احمد محمودی نقشبندی اور محمد جہانگیر سمیت شہر بھر کے علماء کرام اور مذہبی شخصیات نے شرکت کی۔ کانفرنس میں مدرسہ سے فارغ ہونے والے حفاظ کرام کی دستار بندی بھی کی گئی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد یاسین ذیلدار کالونی ساہیوال میں ۵؍ مارچ ۲۰۲۱ء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ صدارت جامعہ محمدیہ کے مہتمم قاری عبدالجبار نے جبکہ تلاوت قاری محمد عثمان المالکی نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، جامعہ رشیدیہ کے مدرس مولانا عابد علی، اور مولانا محمد اسماعیل قطری سمیت مقتدر علماء کرام نے خطاب کیا۔

تحفظ ختم نبوت کورسز شیخوپورہ (بذریعہ پروجیکٹر)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر تربیتی کورس منعقد کئے گئے جن کی اجمالی رپورٹ حسب ذیل ہے: پہلا ترغیبی کورس: ۶ مارچ ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ دن ۱۲ بجے تا ۱ بجے جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ میں زیر نگرانی مولانا قاری عبیدالرحمٰن بزرگ مدرس جامعہ ہذا بسلسلہ ترغیب کورس چناب نگر منعقد ہوا۔ دوسرا ترغیبی کورس: ۱۰؍ مارچ بروز بدھ بعد نماز ظہر تا چار بجے دن جامع مسجد غنی گلاس فیکٹری زیر نگرانی، مولانا محمد ہارون منتظم جامعہ ہذا منعقد ہوا۔ تیسرا تربیتی کورس: ۱۲؍ مارچ بروز جمعہ جامع مسجد صدیق اکبر گارڈن ٹاؤن، قلعہ ستار شاہ (لاہور شیخوپورہ روڈ) بعد مغرب تا عشاء منعقد ہوا، جس کی صدارت و نگرانی مولانا قاری محبوب احمد نے فرمائی۔ چوتھا دو روزہ کورس: ۱۳، ۱۴؍ مارچ بروز ہفتہ، اتوار بعد نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد قباء جاوید کالونی محلہ شریف پورہ فاروق آباد میں بنگرانی مولانا منیر احمد خطیب وامام مسجد ہذا اور بصدارت استاذ الحدیث مولانا حبیب اللہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا فضل الرحمٰن منگلا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سبق پڑھائے۔ پانچواں تربیتی کورس: ۱۵ مارچ بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیقیہ ایشر کے (فاروق آباد) میں بنگرانی فاضل نوجوان، مولانا غلام مرتضیٰ خطیب مسجد ہذا منعقد ہوا۔ جس میں مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ ننکانہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیانات کئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام ۶؍ مارچ ۲۰۲۱ء کو نیو سکھر فراش موڑ مسجد خاتم النبیین میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر سرپرستی فقیر عبدالحمید مہر منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولوی مولانا مفتی عبدالرحیم پٹھان، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا محمد حسین ناصر اور حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف والوں نے خطابات کئے۔

ختم نبوت کانفرنس دریا خان مری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریا خان مری سندھ کے زیر اہتمام جامع مسجد ابوبکر ۹؍مارچ ۲۰۲۱ء ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ کی تیاری کے سلسلہ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس بعد نمازِ مغرب تا رات گئے جاری رہی۔ کانفرنس کی سرپرستی قاری محمد حسن مورو جو اور نگرانی عبدالشکور اعظم انصاری، صدارت مفتی محمد اسماعیل آرائیں نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا حافظ خضر حیات نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت حضرت قاری زاہد حسین مورو جو نے حاصل کی۔ حافظ محمد راہو نے حمد ونعت پیش کیں۔ بعد ازاں حضرت مولانا ثناء اللہ مگسی نے بیان کیا۔ دوسری نشست میں تلاوت قرآن کریم کی سعادت حضرت قاری نیاز احمد خاصخیلی نے حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد قاسم سومرو خطیب جامع مسجد کنڈیارو نے بیان کیا، حضرت مولانا تجمل حسین نے اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں قاری عبدالماجد خاصخیلی، مولانا محمد یوسف بروہی، حافظ محمد اسحاق، قاری مسعود احمد مری، حافظ عبدالحق مری، حافظ عبدالحلیم، مولانا حافظ گل شیر، حافظ محمد عرفان، سیٹھ عبدالحنان انصاری، بھائی عبدالرؤف انصاری، بھائی امجد حسین خاصخیلی، بھائی راشد خاصخیلی اور بھائی شاہد حسین خاصخیلی، بھائی سعید احمد موبیجو سمیت دیگر احباب نے بھرپور شرکت کی۔ (رپورٹ: قاری عبداللہ فیض)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

۹؍مارچ ۲۰۲۱ء مسجد فخرالدین شاہ گھوٹکی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی سائیں نور محمد شاہ و مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مقامی علماء کرام کے بعد حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی نے بیان کیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جو آنہ بنگلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو آنہ بنگلہ رنگپور ضلع مظفر گڑھ کے زیر اہتمام ۹؍مارچ ۲۰۲۱ء جامع مسجد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالخالق، مولانا قاری عمر حیات ربانی، مولانا خالد مکی ممبر امن کمیٹی مظفر گڑھ، مولانا محمد ساجد (ضلعی مبلغ) کے خطابات ہوئے، نعتیہ کلام مولانا حسنین، اور محمد صابر چوک سرور شہید نے پیش کیا، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد عابد صدیقی نے سرانجام دیئے، کانفرنس کی کامیابی کے لئے مقامی ذمہ دار مولانا محمد احمد گھگلہ کی نگرانی میں کارکنان ختم نبوت نے بھرپور محنت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس دریا خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریا خان کے زیر اہتمام ۱۱؍ مارچ ۲۰۲۱ء تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، آغاز زینت القراء قاری محمد ارشد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، ہدیہ نعت رسول مقبول حافظ فیضان انصاری نے پیش کیا، بعد ازاں مولانا قاضی عبدالحلیم ڈیروی، مفتی محمد ابوبکر قاسمی پنج گرائیں اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطابات کئے، نقابت کے فرائض مولانا محمد عثمان فریدی، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ نے سرانجام دیئے۔

تحفظ ختم نبوت تقریری مقابلہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۱۱؍ مارچ ۲۰۲۱ء جامعہ حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ ٹوبہ میں تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ صدارت حضرت مولانا محمد امین ربانی نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور اور نگرانی ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب کی۔ مدارس وکالج کے ۱۵؍ طلباء کرام نے شرکت کی۔ عنوانات: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف وخدمات، مقدمہ مرزائیہ بہاول پور کی روداد، فتنہ ارتداد اور اس کا سدباب، عشق مصطفیٰ اور ہماری ذمہ داری پر خوب سے خوب تر تقریریں کیں۔ منصفین میں مولانا مجاہد مختار، مولانا محمد یوسف ربانی اور مولانا عمر فاروق تھے۔ اول پوزیشن حاصل کرنے والے محمد نمیر جامعہ تحفیظ القرآن ٹوبہ، دوم پوزیشن حاصل کرنے والے سعود اشرف العصر تعلیمی مرکز پیر محل جبکہ سوم پوزیشن حاصل کرنے والے دو طلباء کرام احسان اللہ جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور اور محسن معاویہ جامعہ حسن بن علی پھلور تھے۔ پوزیشنیں حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء کرام کو منتخب کتب کا سیٹ شیلڈ نقد انعام گل پوش کا ایک سوٹ اور ماہنامہ لولاک ایک سال کے لئے جبکہ تمام شرکاء مقابلہ کو منتخب کتابیں اور نقد انعامات سے نوازا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲؍ مارچ ۲۰۲۱ء قباء مسجد گھوٹکی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے ضلع گھوٹکی کے امیر سائیں نور محمد شاہ، حضرت مولانا عبدالرحیم پٹھان، مولانا محمد صدیق راجن پور اور مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کورز پروگرام گھوٹکی

۱۵؍ مارچ ۲۰۲۱ء ڈی سی ہائر سیکنڈری سکول گھوٹکی میں سکول کے طلبہ کے درمیان تحفظ ختم نبوت کے

عنوان پر کوئز پروگرام زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سید نور محمد شاہ اور زیر نگرانی مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر نے اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی اسکول کے طلباء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر شعور ختم نبوت سے بھرپور تیاری کر کے پروگرام میں شریک ہوئے تمام گروپوں نے بھرپور مقابلہ کیا دو گھنٹہ کے مقابلے کے بعد گل محمد گروپ کامیاب قرار پایا کامیاب ہونے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ سر محمد بخش عاربی نے خوبصورت انداز میں کمپیرنگ کی اس پروگرام میں ڈی سی سکول کے اساتذہ کرام اور طلباء نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے زیر اہتمام بروز جمعہ ۱۹ مارچ ۲۰۲۱ء جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، کانفرنس بعد نماز مغرب تا رات گئے جاری رہی۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا قاری محمد انیس (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ)، مولانا حزب اللہ کھوسو، مولانا محمد سلیم (شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور) نے کی۔ کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی مولانا تجمل حسین نے کی جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم نے ادا کئے۔ تلاوت کی سعادت حافظ محمد حاشر نے حاصل کی، حافظ محمد اعظم قریشی نے ہدیہ نعت پیش کیا، مولانا ثناء اللہ مگسی، مولانا توصیف احمد (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد) نے بیان کیا۔ بعد نماز عشاء دوسری نشست میں تلاوت قرآن کریم کی سعادت مولانا قاری محمد انیس نے حاصل کی، حافظ منیر احمد نے وقفہ وقفہ سے حمد، نعتیں اور نظمیں پیش کیں۔ بعد نماز عشاء کانفرنس سے حضرت مولانا محمد راشد مدنی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی (درگاہ بیر شریف)، حضرت مولانا علامہ راشد محمود سومرو (جنرل سیکرٹری جے یو آئی صوبہ سندھ) و دیگر علماء کرام کے خطابات ہوئے، آخر میں حضرت مولانا محمد سلیم (امیر علامی مجلس تحفظ ختم نبوت شہداد پور) نے اختتامی دعا کرائی۔ کانفرنس میں سانگھڑ، نوشہرو فیروز، دوڑ، باندھی، شہداد پور، دریا خان مری، سکرنڈ و دیگر علاقوں اور نواب شاہ شہر کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ (رپورٹ قاری عبداللہ فیض)

ختم نبوت کانفرنس چک ۷ سینی بار (ننکانہ صاحب)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد نور چک ۷ سینی بار میں، بصدارت جناب محمد عدنان سعید ۲۰ مارچ ۲۰۲۱ء تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی، جس کی نگرانی

قاری محمد عمر نے اور سرپرستی عالمی مجلس ضلع ننکانہ کے امیر محترم جناب بشیر احمد زرگر نے فرمائی، کانفرنس کا آغاز قاری برہان یعقوب کی تلاوت اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا، حکیم قاری محمد عمر نے نعتیہ کلام پیش کیا، ضلع ننکانہ شیخوپورہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے قادیانیت کے کفریہ عقائد کی وضاحت پر مفصل بیان کیا۔ بعد ازاں محترم پروفیسر، عظیم سکالر جناب محمد متین خالد کا تفصیلی بیان ہوا۔ حضرت امیر محترم کی اختتامی دعا سے پہلے جناب متین خالد کے دست مبارک سے عدنان سعید کو حسن انتظامات و بہترین کارکردگی پر ختم نبوت کی بہترین کتب کا سیٹ دیا گیا۔ کانفرنس کے اختتام پر جماعت کا لٹریچر بھی مفت تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام مرکزی جامع عیدگاہ مین بازار شیخوپورہ میں، بکاوش مخدوم سید تجمل حسین شاہ و چوہدری شفقت حسین، بصدارت حضرت مولانا امتیاز احمد کشمیری ۲۲ مارچ ۲۰۲۱ء تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس کی نگرانی و نقابت مولانا قاری محمد ابوبکر، مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے کی، سرپرستی حضرت مولانا مفتی طاہر عالم نے فرمائی، کانفرنس کا آغاز قاری عطاء اللہ طیب نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا، نعتیہ کلام مولانا محمد عثمان نقشبندی (آف لاہور) نے پیش کیا جبکہ مولانا عتیق الرحمٰن کے بیان کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا کا مفصل خطاب ہوا، بعد ازاں مولانا عثمان نقشبندی کی نعت اور واعظ خوش الحان، علامہ محمد یوسف فاروقی (گول مسجد فیصل آباد) کا عوامی بیان ہوا، کانفرنس کے آخر میں جماعت کا لٹریچر بھی مفت تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سکھر

۲۲ رمارچ بعد ۲۰۲۱ء نیو گھوٹ ضلع سکھر یونٹ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے زیر انتظام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، جمعیت علماء اسلام کے حضرت مولانا محمد صالح انڈر، حضرت مولانا محمد رمضان فلپوٹو نے خطاب کیا۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے یونٹ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے امیر حضرت مولانا حبیب اللہ ابڑو اور ان کے رفقائے کرام نے بھرپور محنت کی۔ آخر میں خط و کتابت کورس میں کامیاب ہونے والے احباب کو شیلڈ و کتب انعام میں دی گئیں۔

ختم نبوت اجلاس روکھڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ضلع میانوالی میں زیر سرپرستی ضلعی امیر خواجہ نجیب احمد

مدظلہ ۲۴؍مارچ ۲۰۲۱ء مدرسہ الحسنین روکھڑی میں اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مبلغ مولانا محمد نعیم نے عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ اجلاس مہتمم مدرسہ الحسنین مفتی حماد کی زیرنگرانی منعقد ہوا۔

معراج مصطفیٰ کانفرنس پیر محل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر محل کے زیراہتمام ۲۵ مارچ ۲۰۲۱ء کو جامع مسجد رحمانیہ اپر کالونی پیر محل میں معراج مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا مفتی محمد شیراز امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر محل اور نگرانی محترم جناب قاری عبیداللہ رہنماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر محل نے کی۔ تلاوت کلام پاک محترم جناب قاری عبیدالرحمٰن صدر مدرس شعبہ تجوید جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور نے فرمائی۔ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ مولانا عبدالمعید، مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے معراج مصطفیٰ اور قادیانی دجل فریب پر مفصل ومدلل خطاب فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت کورس سلطان پورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ دوروزہ ختم نبوت کورس ۲۸، ۲۹ مارچ ۲۰۲۱ء کو مدرسہ علوم عربیہ سلطان پورہ لاہور میں منعقد ہوا۔ کورس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم، مذہبی سکالر محمد متین خالد، مولانا علیم الدین شاکر، پیرمیاں محمد رضوان نفیس، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، ادارہ کے مہتمم مولانا محمد سلیم سمیت دیگر علماء، قراء اور خواتین اسلام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کورس کے اختتام پر تمام شرکاء خواتین کو ختم نبوت پر مشتمل لٹریچر دیا گیا۔

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس شاہدرہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وادارہ علوم اسلامی شاہدرہ لاہور کے زیراہتمام سالانہ دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس برائے خواتین جامعہ عائشہ صدیقہ شاہ خالد ٹاؤن شاہدرہ لاہور میں منعقد ہوا، جس میں خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ پہلے دن مدرسہ علوم اسلامی کی معلمات نے لیکچر دیا، جب کہ دوسرے دن کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز اور مولانا احمد مختار سمیت کئی علماء نے شرکت کی اور لیکچر دیا۔

کوہاٹ میں دو تاریخی دروازوں کے نام تبدیل کردیئے گئے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کوہاٹ کے اکابر کی کوششوں سے

اندرون کوہاٹ کے دو تاریخی دروازوں کے نام تبدیل کر کے کنگ گیٹ کا نام ’’باب ختم نبوت‘‘ اور تحصیل گیٹ کا نام ’’باب حسنینؓ‘‘ رکھا گیا ہے۔اس مبارک کام کے احکامات صوبائی مشیر سائنس وٹیکنالوجی جناب ضیاءاللہ بنگش نے جاری کیے۔اس کے علاوہ تحصیل میونسپل آفیسر جناب محمد شعیب، انفورسمنٹ آفیسر محمد وقاص اور محکمہ تعلیم کے فوکل پرسن اسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر جناب محمد وحید نے رات دن کی مساعی سے اس کار خیر میں حصہ ڈالا۔صوبائی مشیر جناب ضیاءاللہ بنگش نے باقاعدہ اس عظیم الشان کام کا افتتاح کیا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کوہاٹ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ روز محشر اس مبارک کام کو ان تمام حضرات اور ہم سب مسلمانوں کے لئے وسیلہ نجات بنائے اور جناب ضیاءاللہ بنگش، جناب محمد شعیب (ٹی۔ایم۔او)، محمد وقاص اور بھائی محمد وحید کو دنیا وآخرت کی خوشیاں نصیب فرمائے۔

رحیم یار خان میں دس قادیانیوں کے قبول اسلام پر تقریب کا اہتمام

رحیم یار خان میں قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے ۱۰ مرد و خواتین کے اعزاز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مبلغ ختم نبوت مولانا مفتی راشد مدنی کی زیر نگرانی اور مولانا قاضی شفیق الرحمٰن کی زیر سرپرستی میں جامعہ قادریہ میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔جس میں قادیانیت سے تائب ہونے والوں ملک طاہر، ملک رضا اکرام، ملک شفقت الٰہی، ملک اسامہ طاہر، ساجدہ اکرام، ثوبیہ، شاہینہ طاہر، توبہ طاہر، حمنہ طاہر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا قاضی شفیق الرحمٰن نے کلمہ پڑھایا، نومسلموں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت سے تائب ہو کر محمد عربی ﷺ کی غلامی میں آچکے ہیں، قادیانیت دجل وفریب کا نام ہے، اور قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں، مسلمان قادیانیت کے دھوکے سے بچیں، ختم نبوت پر ہماری جان بھی قربان ہے، اس موقع پر فضاء ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی، تقریب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا مفتی راشد مدنی، مجلس احرار اسلام شعبہ تبلیغ کے مرکزی ناظم ڈاکٹر محمد آصف، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا قاضی شفیق الرحمٰن، قاری ظفر اقبال شریف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت ایک بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے ہم قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ اسلام قبول کر لیں، تقریب میں علماء کرام سیاسی وسماجی شخصیات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔

میر پور خاص میں دو افراد نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کر لیا

نوکوٹ میر پور خاص کے رہائشی دو قادیانیوں گل محمد اور مولا بخش میرانی نے قادیانیت پر لعنت بھیجے

ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص کے مبلغ مولانا مختار احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔نومسلمین حضرات نے گواہان کی موجودگی میں اقرار اور بیان حلفی بھی دیا کہ ہم سابقہ مذہب قادیانیت کوجھوٹا جانتے اور سمجھتے ہوئے اسلام قبول کرتے ہیں،ہمیں آج کے بعد مسلمان پکارا اور لکھا جائے۔

میرپورخاص میں ایک اور قادیانی خاندان کا قبول اسلام

نوکوٹ میرپورخاص میں ایک اور خاندان قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام میں داخل ہوا۔نوکوٹ کے قریب گوٹھ مٹھومرانی کے رہائشی عاشق علی نے اپنی بیوی اور تین بچوں سمیت قادیانیت پر لعنت بھیج کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص کے مبلغ مولانا مختار احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔اہل علاقہ نے مبارک باددی اور نوجوان عالم دین حضرت مولانا کامل نے ان کے لئے استقامت کی دعا کرائی۔

فیصل آباد میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

فیصل آباد میں مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا غازی عبدالرشید کے دست مبارک پر محلہ نصیر آباد چناب نگر کے رہائشی لطیف احمد ولد فضل دین قادیانی نے اسلام قبول کیا۔رب کریم کی شان بے نیازی سہ پہر قادیانیت پر لعنت بھیجی۔اوراسی روز شام کو محمد عربی ﷺ کی غلامی کا ہار پہنے اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

فیصل آباد میں ایک اور قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

فیصل آباد میں ایک سابق قادیانی جوان محمد محسن نے بھی قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے مبلغ مولانا عبدالرشید غازی کے ہاتھ پر گواہان کی موجودگی میں اسلام قبول کیا۔بیان حلفی بھی لکھ کر دیا۔تمام اہلیان اسلام نے نومسلم کومبارک باد پیش کی اور استقامت فی الاسلام کے لئے دعا بھی کی۔

ضلع ورنگل تلنگانہ انڈیا میں ۳دن میں ۱۳؍افراد کا قبول اسلام

مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کی کامیاب مساعی سے ۳دن میں ۱۳؍افراد نے اسلام قبول کیا۔۹ قادیانی جن میں ۴خواتین ہیں،اسلام اور قادیانیت کے فرق سمجھنے کے بعد قادیانیت پر لعنت بھیج کر مولانا سید ایوب قاسمی کے ہاتھوں کلمہ شہادت پڑھ کر نہ صرف مسلمان ہوئے بلکہ ارادہ بھی کیا کہ اور بھی رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت دے کر قادیانی فتنہ سے بچائیں گے۔چار افراد جو بت پرستی کا شکار تھے۔توحید اور شرک کے فرق کو سمجھ کر کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوئے۔یہ تمام افراد ورنگل ضلع کے دیہاتوں کے ہیں،بعض جنگاؤں ضلع کے قرپور کے ہیں۔

295-C ناموس رسالت قانون کیخلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دینگے: اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امراء حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد، حضرت مولانا پیر حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے یورپی پارلیمنٹ کا 295.C تحفظ ناموس رسالت قانون کیخلاف قرارداد کی منظوری پر اپنے ردعمل میں کہا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے ایکٹ کے خلاف ہونے والی سازشوں کو بے نقاب کرتے رہیں گے 295-C ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یورپی یونین کی توہین رسالت کا قانون ختم کرنے کی قرارداد قابل مذمت ہے۔ اسلامی ممالک کو توہین رسالت کے حوالے سے مشترکہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ توہین رسالت کسی بھی مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ ایسا کرنے والے کی سزا وہی ہونی چاہیے جو کسی بڑے دہشت گرد کی ہوتی ہے۔ انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کرنے والے کو دہشت گرد سے بھی بدتر ڈکلیئر کیا جانا چاہیے۔ گزشتہ روز یورپی پارلیمنٹ کی قرارداد پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے جو کہ کسی بھی آزاد اور خودمختار ملک کے لیے ناقابل قبول ہے۔ 295-C کے خاتمے کا مطالبہ کرنا پونے دو ارب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ یورپی ممالک میں آزادی اظہار رائے کے نام پر توہین رسالت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر حال میں ملک کے اساسی قانون کی حفاظت کرے او آئی سی کے پلیٹ فارم سے تمام اسلامی ممالک کو یورپی پارلیمنٹ کی قرارداد کا بھرپور انداز میں جواب دینا چاہیے۔۔ یورپی پارلیمنٹ نے ناموس رسالت ایکٹ کیخلاف قرارداد پیش کرنا ناقابل برداشت امر ہے۔ ناموس رسالت کے خلاف ترمیمی بل اغیار کے ایجنڈے کی تکمیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اور یہودی لابی اسلام مخالف قوتوں کو ساتھ ملا کر تحفظ ناموس رسالت ایکٹ ختم کرانے کے درپے ہیں مگر شمع ختم نبوت کے پروانے کوئی بھی ایسی ناپاک سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ عشاقان مصطفیٰؐ ناموس رسالت کے قانون کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکمران ناموس رسالت ایکٹ میں کسی بھی قسم کی ترمیم نہ کریں اور ہر قسم کا بیرونی دباؤ مسترد کرتے ہوئے اہل اسلام کے جذبات کی ترجمانی کریں۔

مینار پاکستان لاہور
7 ستمبر 2021ء بروز منگل بعد نماز مغرب
ختم نبوۃ کانفرنس
عظیم الشان
ایمان افروز
آیئے اور ایمان بڑھایئے
7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا
اس عظیم فیصلے کی یاد میں
عزیز الرحمٰن ثانی
فضل الرحیم
محب النبی
شاہ محمد
محمد حسن
نعیم الدین
محمد امجد خان
اللہ وسایا
لیاقت بلوچ
عبدالنعیم
محبوب الحسن طاہر
ابتسام الٰہی ظہیر
عبدالواحد قریشی
صفدر گیلانی
شاہد عمران عارفی
جمیل الرحمٰن اختر
علیم الدین شاکر
محمد قاسم گجر
میاں رضوان نفیس
خالد محمود
محمد اشرف گجر
تمام حضرات احباب سمیت شرکت فرمائیں
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور
0423-5441166
0300-4304277
0300-4981840

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 13	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	تحریک ختم نبوت 10 جلد مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
23	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
24	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	300
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	400
28	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	

نوٹ: قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر مصدقہ رپورٹ سیٹ کی قیمت -/700 روپے تھی لیکن کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اب سیٹ کی قیمت -/1000 روپے کردی گئی ہے۔

نوٹ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

قیمت فی شمارہ -/20 روپے

قیمت سالانہ -/240 روپے